PURV Maharaja Sashan

راجہ کھو تری

راجہ بھرتری

B.O.H.

1000

ڈراما

جملہ حقوق محفوظ
مکمل مہاراجہ بھرتری
مولفہ و مصنفہ لالہ پرسرام ڈرامسٹ
حسب فرمایش
۱۹۱۸ء
ملنے کا پتہ
جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور
راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام سردار کرم سنگھ پرنٹر چھپا

مکمل ڈراما

مہاراجہ بھرتری

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام سردار کرم سنگھ پرنٹر کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکمل ڈرامہ

مہاراجہ بھرتری

باب پہلا پردہ پہلا دربار بھرتری مہاراج

چوبدار۔ جے جے مہاراج چھترپتی مالوپتی مہاراجہ بھرتری راجوں کے راج چھترجی
سرتاج ترقی پہ ہو دن دن تیرا اقبال۔ تو جگ جگ دو عالم میں
رہے خوش حال سایہ ہو سر پہ تیرے کرتار کا +

چوبدار دیگر۔ ہوشیار ہوشیار اے اہل دربار نگاہ روبرو مہابلی راجہ راجگان سرتاج
تخت و تاج والا شوکت جلال صاحب اقبال مالوپتی مہاراجہ بھرتری کا دیکھو
دربار ہے۔ ادب سے سر خم کرو آنکھیں جھکاؤ مہابلی کے ترقی اقبال
پہ جان فدا کرو۔ اس تاج تخت اور چھترپتی کی جے مناؤ۔ مہاراجہ کی سلامتی
کے گیت گاؤ۔

گانا سب کا

دایم کرم رکھو گروہم۔ بھرتری مہاراج۔ ہر دم نت نت گن گن چہرہ دیار کے
سدا دائم ۔۔ اقبال قبال افزوں ہو جائے بڑے ہر دم جاہ و حشم مقیم تقدیر شادمانی

عیش بانی ہو شادمان - دن دونی قربان شان عصمت کی دولت کے
حشمت کی ہمت عالی جرأت کے حسن و صورت کے دربار ہے ہر دم روشن تیرا گلزار
ہے - جلوہ افگن تیرا انت خاص ہے - دشمن بد زن تیرا کرتار کا تو ہے پیارا -

ناچ سہیلیاں

اقبال بڑھے خوشحال رہے - غم دور رہے دکھ چور رہے - ہر آن تمہیں امن دشمن
دون رتیاں ہو دے - تم پر شانا - سدا فضل خدا ہر دم ہم سب کنیزوں کی یہ دعا کہ
سدا سکھی خوش امن چمن ہرا ٭

بھرتری - کیوں پردھان جی بیٹھے ہو کل تم سے کہا تھا - کہ اسکول میں دریافت کرو
کہ کس قدر بافت حاصل ہوئی ہے - اور کس قدر خالی باقی ہے - پھر
تم نے اس کا کیا بندوبست کیا ٭

پردھان - مہاراج صاحب فن نقشہ جات علم نجوم والوں کی بافت میں کچھ کچھ
خامی ہے - باقی حال میں آپ کو سناتا ہوں - مگر مہاراج صاحب جس سکول
میں راجاؤں کی لڑکیاں پڑھتی ہیں - اس سکول میں کچھ کچھ خامی ہے
کیونکہ رام ساستری بہت ضعیف ہے - اور حد نحیف ہے - اسے اس
عمر میں تعلیم دینا محال ہے - سبب یہ کہ کہنہ سال ہے - اس لیے آپ
کی جگہ پر ہم ساستری کو قائم مقام کریں - رام شاستری کی جگہ کا انتظام

بھرتری - اچھا یہ جو خامی رہی سو برہم ساستری سے ہو سکتی ہے -

پردھان - جی ہاں صاحب کیوں نہیں جیسا کہ رام ساستری ان حد کا گذرا ہے
اسی طرح پر برہم شاستری راہ ہدایت دکھانے میں خبردار ہے علاوہ اس کے جو
آجکل ہمارے ملک کا انتظام ہے وہ ایسا ہے کہ رام چندر کے وقت میں تھا -
ہمیں تو وہی کیفیت بشماں نظر آتی ہے ٭

بھرتری [illegible] کا گانا

ایسے دنیا آئے مُشلیا ہمئے بیترانہ بہاوے اس آن - ہمرے وقت جل بتا وال دخل
ڈالو زہہین دیکھے چھنا ایسے دنیا آئے مُشلیا - نہیں ایس اکہاؤ بتا وایسی رکھو نہ
دہان کا وُ وقت نہیں کہنا - ایسے دنیا -

بھرتری - پردہان جی یہ تم کیا کہتے ہو - رام چندر جی کے وقت کی کیا شان
دیتے ہو جیسا کہ ان کے وقت میں پرجا کو سکہ ملا تھا - اور ملک کا انتظام تھا - ایسا
ہم سے کہاں ہو سکتا ہے اگر ہم اس کا ساتواں حصہ بھی قصور کریں تو خیال خام ہے -
ہماری عقل و دانست تک پہنچنا بھی کچھ کام ہے بھلا پردہان جی یہ بتاؤ - کہ ہم نے
راجاؤں کی تواریخ سے امورات سلطنت میں کس قدر دخل پیدا کیا ہے اور یہ بھی بیان
کرو - کہ میرا سوتیلا بھائی اُدے سین جسکو ہم نے خون کے جرم میں پھانسی کا حکم بتایا
ہے - اس کی طرف سے کسی نے کچھ بلوہ اُٹھایا ہے ؛

پردھان - وہ حال مہاراج میں سناتا ہوں - اس تمام دوست و آشنا جمع
ہو کر کل میرے مکان پر آئے تھے - اس وقت میں نے اپنا نام لیکر انکو ڈرایا - دھمکایا
تو وہ خاموش ہو کر چلے گئے - ورنہ اس کا انجام بہت خراب ہوتا ؛

بھرتری - پھر تم نے جھوٹا ہنگامہ کرنے والوں کو کیا سزا دی ؛

پردھان - ابھی آپ سے اطلاع دی ہے - انکو کچھ سزا نہیں دی ؛

بھرتری - تم نے اس مقدمہ میں کیوں تاخیر کی کیوں نہیں انکو سزا دی
کوئی سخت سزا انکے لئے ٹھہراؤ - انصاف میں دیر ہرگز نہ لگاؤ - یہ کیا ہے - اگر میری
اولاد میں سے بھی پرجا کو کوئی ستائیگا تو وہ بھی ظالم کی سزا پائیگا - انصاف ہرگز نہ چھوڑونگا
یہ کیا فرزند پرورش راہ راست پر نہ چلے تو کیا انکو سزا نہ دیں - نہیں راجاؤں کو
لازم ہے - کہ انکو بھی موافق قانون کے سزا دیں اگر مجھ سے کبھی مقدمات میں غلط فہمی
ہو جاتی ہے تو میں بے چین رہتا ہوں - جب تک اوس مقدمہ کی دوبارہ تحقیق نہ کروں
چین نہیں پاتا ہوں ؛

چوبدار - مہاراج کا بول بالا رہے - اب رنگ رنگ کا وقت قریب آیا ہے -

طوائف مجرے کے لئے آئی ہے۔ اگر اجازت پاؤں تو لے آؤں ۔

بھرتری۔ اچھا جاؤ اُسے دربار میں لے آؤ۔ (چوبدار کا لیکر آنا)

تارا زبانی۔ ہے راجن کے راج بھرتری مہاراج۔ آئے ہوئے دربار میں آسا کرکے آج چھترجی مالوپتی تم جگ کے ہو سرتاج۔ عاجز محتاج ہوں تم رکھیو میری لاج ۔

گانا۔ مہاراجہ پیارے ہم چیریاں تمہاریاں ۔

کروں بے انتی پڑوں پیاں ۔ تورے دیوارے ہو کر جوریاں

کہ میں آئی ہوں مہاراج ۔ ہم چیریاں تمہاری یاں

تورے نام پہ ہم مرگیاں ۔ توری شان پہ ہم بل جیاں

کہ میں رنگ لائی ہوں مہاراج ۔ ہم ہیں یہ چیریاں تمہاری یاں

کہ جن سکھ پائی مہاراج ۔ ہم چیریاں تمہاریاں

بھرتری۔ زبانی پردھان جی گانے میں بھی عجب زندگانی کا مزا ہے۔

بھاٹ۔ بھلے بھوپ بھنکا جگت کو نہایو مشتی شر دیو دنتی نرپت بھلا یو۔

بھاٹ کا اندر سے کہنا۔ بھلے مالوے راج مہاراج پایو۔ بھیئے بھرتری ایک دو جو نہ آیو ۔

بھرتری۔ پردھان جی یہ کس کی آواز ہے۔ کوئی بھاٹ معلوم ہوتا ہے۔

پردھان۔ جی ہاں مجھے بھی مفہوم ہوتا ہے۔ اس خوش الحانی سے تو بھاٹ معلوم ہوتا ہے۔ (آنا بھاٹ کا)

بھاٹ۔ اوجین لگری بھوپ اندر جیا دیا روپ۔ کرن جیسا دیا کوپ ۔

غریب نواجن ہے رام جیسا نتی چکروتی گنجاج لیپا سے تو باندی پاچ سور سبیر یا ون ہے۔ بھرتری بھوں ہمیں چو دیہوں میں نہیں گن نوبت باج۔ الہی جشن کو بڑھاون ہے۔ ونگیت کلیش و کھیشاری بندی گن گاوت ہے۔

بھرتری۔ کہو بار و ٹھ جی آپ کا کہاں سے آنا ہوا۔ اظہار کیجئے اپنے نام و نشاں سے خبردار کیجئے ۔

بھاٹ - مہاراج خاکسار کا نام گن دقتہ ہے - بڑی دور سے آپکا نام عالم تمام سنکر آیا ہوں - پہلے مہاراج گاوے سوامی باسوانی روپ ہیں تو - ایک رہی نا در پہوپ ہیں ایک بھرتری پہلے مہاراج دلکش مالوے کے دہنی ؛

بھرتری - بیشک گن دقتہ جی آپ ایسے ہی گن بھرے کبت کہا کرو کہ جس سی خاص و عام کو فیض حاصل ہو - تبک کار نیکی نہ چھوڑے اور بدکار بدی سے منہ موڑے

بھاٹ - مہاراج آپ پر سب گن موقوف ہیں - کیونکہ آپ ہر صفت میں موصوف ہیں -

بھرتری - پردھان جی اس طوائف اور بھاٹ جی سے ہماری طبیعت کمال خوش ہوئی ہے - اس واسطے ہمارے موافق حکم کے سرکاری خزانہ سے انعام دلادو

پردھان - بہت خوب مہاراج جیسا حکم (پردھان کا رقعہ لکھنا) چوبدار بموجب رقعہ کے سرکاری خزانہ سے انعام دلادو - (چوبدار کا دونوں کا لیجانا)

بھرتری - پردھان جی اب ہمارا شور رنیواس جانیکا وقت ہوگیا ہے لہذا دربار برخاست

چوبدار - کچہری برخاست ؛

باب پہلا   پردہ دوسرا   اگلا جنگل آنا

(آنا پنگلا اور وردیدا کا)

وردیدا - زبانی - بائی صاحب اب جی اچھا اچھا لگتی ہوں

پنگلا - داس تو ردتی کیوں ہے - تیرے سر پر کسی طرح کی بات نہ آنے دونگی یہ خوب سمجھنا خاطر جمع رکھنا -

وردیدا - بیشک یہ تو سچ ہے - مگر بدھو رد نتی پر مہاراج صاحب کا بہت بھروسہ ہے اور وہ ہر وقت میری تاک میں رہا کرتی ہے ؛

پنگلا - بیشک [illegible] پر مہاراج [illegible] ہیں اسکو بہت آہستہ کسی [illegible] ؛

مکمل ڈراما

درپدا اگانا

فرمان بائی ہر آرہ فرمان درست ہے۔ کہ مورے من ایسی دہیر نہیں موری بات کہیں کر کھلی چال ہمری تو اوسنو جا نکاہے۔ کھٹکا ختم موری بس ہو گئی عمر موری۔

پنگلا۔ موری بات مان داسی مہاراج آج گھر ہیں جو آج آئینگے تو۔ بنا لونگی موری مان بات سب بنی سب بیتی راجہ جی سے کہ جسے خوار ہو۔ مدہو رونتی فکر اسکی نہ تو کر داسی موری بات مان داسی۔

درپدا۔ (زبانی) بیشک یہ تو سچ ہے۔ مگر میری چال ڈھال پر ایکبار مہاراج صاحب کو شک آیا ہے۔ اس لیے اب تم مجھکو رضا دو۔ تا کہ میں اپنے وطن چلی جاؤں

پنگلا۔ اچھا اگر ایسا ہی تیرا جی چاہتا ہے تو تو جا اور اپنے وطن میں ایک برس رہ کر پھر آ جب تک میں یہاں رہ کر سب کام درست کر لونگی۔

درپدا۔ رانی صاحب تم اپنے یار کو سمجھا لو۔ کیونکہ جس لئے تم اوسپر مرتی ہو۔ سوائے اس کام کے اور کوئی عقل و دانائی کی بات نہیں ہے۔

پنگلا۔ اے داسی اب تو جو ہو سو ہو عشق تو کر بیٹھے ہیں بیٹھے بٹھائے اسے پھرتی ہے۔ اب یاد اوسکی دلمیں میرے دم بدم گر قضا بھی آ جائیگی۔ اس اُلفت جانگاہ میں جستجو اسکی کرونگی جا کے در ملک عدم داسی اس عشق میں میرا حال ہے کہ جی چھوٹے مگر پی نہ چھوٹے۔

درپدا۔ اجی پی کسطے چھوٹے اگر پی تو نام کو بٹہ نہ لگجائے کہیں کوئی دل دیکھے بھی پھیر آتا ہے۔

پنگلا۔ داسی نام کو تو بٹہ اُسی روز سے لگ چکا ہے کہ جس روز سے بیت کا سامان ہوا ہے عشق میں ناموس ننگ کا کام کہاں تک ہو الزام کیا۔

درپدا۔ بیشک بائی صاحب یہ تو سچ کہتی ہو۔ مگر ابھی تک تم میں تریا چلتر کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ استری تو ایسی چالاک بیباک ہونی چاہیے کہ جیسے جی چاہے اپنا کام کرے مگر اپنے خاوند کے سامنے نہایت پاکدامن عصمت شعار بنی رہے۔

پنگلا۔ یہ تو تو بھی میری طرف سے خاطر جمع رکھنا۔ میں بھی کچھ کم نہیں ہوں۔
آئی تب دیکھ لینا۔

دریدا۔ بیشک اس بات پر مجھ کو بھروسہ ہے تب ہی تو مینے کوشش کرکے
آپکو اشوپال سے ملا دیا ہے۔ مگر اب اسکو نبھاتی رہنا۔ ہرطرح راضی رکھنا۔

پنگلا۔ اے دریدا میری ہمراز ہمدل و دمساز آیک تو یہ غضب ہوا کہ ایک
اونا نیچ گھوڑے والے سے دل پھنسا بیٹھی ہوں۔ مگر کیا کروں اب اسکو نبھانا
بھی ضرور ہے۔ ورنہ عزت میں فتور ہے۔

گانا

جو کچھ ہے لطف عشق میں جو کچھ مزا ہے عشق میں وصال زندگی سب کچھ بھرا ہے
عشق میں آتا ہے جی میں ایکبار حاصل ہو۔ جلد وصال یار۔ صبر قرار اب نہیں۔
مجھ کو فدا ہے۔ عشق میں داسی تو سن میری ذرا۔ ہوش نہیں میری بجا۔ شوپال
سے دے ملا۔ حال ہے بُرا عشق میں۔

دریدا ازبانی۔ بائی صاحب دنیا میں اور ہے۔ کیا یہ بھی کھانا۔ کھلانا عیش۔

پنگلا۔ عشرت اوڑانا۔ بیشک یہ تو سچ۔ مگر کونسے قاعدے سے با

دریدا۔ ان پہ سو ہپ کہنے کی بات ہے۔ ابت لے ابت کیسی کون جانتا
ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔

پنگلا۔ داسی میں تو یونہی کہتی ہوں۔ مگر مجھ کو یہ خیال آتا ہے کہ میں راجا
کی بیٹی ہوکے ایسے کام کرتی ہوں۔ تو کچھ نہ کچھ سوچ بچار بھی چاہئے۔ یعنی
ایک اونا نیچ گھوڑے والے کے دل لگی کر بیٹھی ہوں۔

دریدا۔ رانی صاحب بے ادبی معاف یہ خیال آپ کو کب ہوتے ہیں۔
جس وقت آپ نہاتی دھوتی ہو۔ مگر جب مجھ کو بلانے کے لئے ارشاد کرتی ہو
تو مجھ سے ذرا سی بھی دیر ہو جاتی ہے۔ تو اپنا صبر چھوڑ دیتی ہو۔

پنگلا۔ داسی یہ سب سچ ہے۔ مگر تو مجھ سے کیوں شرماتی ہے۔ چھیڑتی

ہے۔ وتکلے ابتو جانیوالی ہے۔ آجکے دن تو اس کو اور بلالا۔ کیونکہ میرا دل
نہایت بیقرار ہے۔ ہر گھڑی اس کا انتظار ہے۔
دروپدا۔ کیوں دیکھا میں کیا کہتی تھی۔ میرا جبی کا ابھی او سکلہ یاد کیا۔
بلا نے کا ارشاد کیا خیر یہ کام ابتو میں نہیں کر سکتی ہوں۔ اور تم یہ کام
کرو۔ اب بہو رونتی سے لیا کرو۔ اور مجھ کو اجازت دو۔ تاکہ میں اپنے
وطن چلا جاؤں ❊
پنگلا۔ اچھا اب تو جا اور میں بھی مہاراج محل میں جاتا ہوں۔ کیوں
مہاراج صاحب کے آنے کا وقت ہو گیا ہے ❊
دروپدا۔ بہت اچھا بائی صاحب میں جاتی ہوں۔ مہربانی رکھنا جانا
واسی کا

باب پہلا　　پردہ تیسرا

طویلہ

اشوا پال۔ سسر گھوڑوں کی لید اٹھاوت ہے۔ تو ہمرے ہاتھ گوڑرہ
گئے۔ یا تو کوہی تو ہمرے پران کھاوت ہے۔

گانا

ہے کام گھوڑوں کا نیار وسب دھندن سے ہر طرف گھوڑے پھرانا
گھاس چھیل چھیل لانا۔ کوؤ دیکھے تو کیا ہمرا دھندا گھوڑے پھراؤں
لید اٹھاؤں۔ دانا کھلاؤں۔ آدانہ ابتک کوئی بلاوے پنگلا کے گھر
سے آج ہیں کارے۔ کیا ہمرا دھندا۔

زبانی

اشوا پال۔ ہمری دوستی رانی سے دریدا نے کرائی تو سہی ہے آپ
بیچاری بدنام ہو رہی ہے۔ مورے من میں یہ بات آوت ہے۔ کہ وہ
راجہ صاحب کے ڈرسے وطن جانا چاہت ہے۔ سو ہم کو کاہے کا فکر ہے

ہمرا کام تو بن گو دا۔ (دروپدا کا آنا)

دروپدا۔ کیوں دوست کیسے ہو میں اب تم سے رخصت لینے کو آئی ہوں۔ یعنی اپنے وطن جانا چاہتی ہوں۔

اشٹوپال۔ کاہے کا ہے یہاں کا اچھا نہیں لاگت جو تم اجی ملک جانا چاہت ہے۔

دروپدا۔ اچھا کیوں نہیں معلوم ہوتا مگر میری طرف سے مدہوونتی نے کچھ جھوٹ سچ بنا کر مہاراج صاحب کے کان بھر دئے ہیں۔ اس لئے میں وطن جانا چاہتی ہوں۔ اب تم سے اجازت چاہتی ہوں۔

اشٹوپال۔ اگر مدہوونتی نے یہ کام کرلیتی ہے تو میں اسکا پورا پورا علاج کرلونگا۔ کل وہ میرے پاس بلانے کا آوے رہی تو میں یہی سمجھ کر کچھ نہ کہوں

دروپدا۔ وہ جو تم کو بلانے کو آتی ہے سورانی صاحب کے کہنے سے ورنہ وہ کب آتی تھی۔ اب تم اس سے ہشیار خبردار رہنا۔ کیونکہ ظاہر ہے میں تو وہ بڑی سیدھی سادھی ہے باطن میں نہایت چست چالاک مانو ادی ہے۔

اشٹوپال۔ اسے مورے سنگ ہنسنے کا چالاکی کریوں مورہی کمر میں چھری رہت ہے بسمر کا مارہی ڈارہوئے۔ جب جب رہے۔ تو سمجھ کریوں۔

دروپدا۔ مگر آپ او سے ہوشیار خبردار رہنا سنبھل سنبھل کے قدم دھرنا ورنہ جان جانے کی بات ہے۔

اشٹوپال۔ ارے تمری رانی سے میں بہت تو ملاقات ہو چکی ایک چالی کیا ہمری ہزار چالی چل جائے تو ہم کو اس کا فکر نہیں۔

دروپدا۔ اچھا سہی مگر اب میرے واسطے کیا فکر کرتے ہو۔ میں نے تمہاری دوستی رانی صاحبہ سے کرا دی ہے۔ ایسی دنیا بھر میں کوئی کریگی۔

اشٹوپال۔ ارے تم اوسکی کاہے فکر کرت ہو۔ تم تو ہمرے سب گھر دوار کی مالکین ہو۔

دربدا۔ اجی تمہارے گھر کی مالکین میں کیا ملیگا۔ سوائے لبد کے ٹکرے یا چابک کی مار کے سوا کچھ نہیں دیکھتی ہوں ٭

اشوپال۔ کاہے کا ہے اور کچھ سمجھ میں نا ہیں آوت ہے ٭

دربدا۔ مگر تم نے مجھسے اقرار کیا تھا۔ وہ پورا کروگے یا نہیں۔

اشوپال۔ کونسا اقرار کونسا اقرار۔

دربدا۔ اجی وہ اقرار تمنے جو کہا تھا کہ رانی صاحب کے پاس سے جو کچھ مال ملیگا اوس میں سے آدھا حصہ تم کو دونگا۔ یاد ہے کہ بھول گئے۔

اشوپال۔ اری پیاری سسر ہما بیٹا بیٹی تھوڑے ہیں ہمرے نزدیک تو سب بیٹی بیٹا تم ہی ہو۔

دربدا۔ ارے یہ کیسی بات کرتا ہے۔ یہ بیٹی بیٹا کسکو کہتے ہیں۔ اگر کہنا ہے تو مجھ کو عورت کہو۔

اشوپال۔ ارے سچ تو کہت ہوں بیٹی رہی تم ہی عورت بھئی۔

دربدا۔ اری میں بیٹی تھی تیری یا اپنے ماں باپ کی۔

اشوپال۔ جب تو تو کاہے پاپ کرکے نہیں پکارت ہے۔

دربدا۔ اب اس کے ساتھ مغز پاسی کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔ یہ ضرور کسی دن مارا جائیگا۔ اچھا اب تم قسم کھاؤ تو مجھ کو یقین آئے۔

اشوپال۔ اے قسم کاہ میں اپنی جوانی کی کہات ہوں۔ لبراہتو سکل کھاری بھی

دربدا۔ ہاں اب مجھکو خاطری ہو۔ مجھے تمہاری جوانی سے کیا کچھ زیادہ ہے۔

اشوپال۔ کاہے دربدا ہمری کچھ رانی صاحبہ سے کہا ئیے پئے کی سفارش کری

دربدا۔ اجی کیسی کچھ ذرا ان سے ملانا تو سہی۔ پھر دیکھنا کیسی تمہاری خاطر ہوتی ہے

اشوپال۔ بس تمرے اوپر جی قربان کردوں۔ ہر دم یہ ہی خیال ہے۔ ایسی دوستی رانی صاحب کے تمہارے سبب بھئی

دربدا۔ اچھا اب میں جاتی ہوں مگر دیکھیے دو دیتے مخفی طور سے ملنے آؤ گی

اشو پال۔ اچھا جلدی جاؤ دیر نہ لگاؤ۔ (جانا ورید اکا) اب سب کا ورید ان بڑی حرکت سبھی کا ہے۔ کہ مورا سگرا کام بیں گرت ابھی نگر کا ہ فکر ہاہے۔ ہم ایک کام مدہورونتی سے لیا کروں۔ اب میں جاوت ہوں۔ گھوڑے پھرالے کا وقت آہی گوا

گانا

ہے کام گھوڑوں کا بپار و سب دھندوں سے جنگل کو جانا گھاس چھل چھل انا۔ گھوڑوں کو سدھانا۔ ایسے چابک کو لگانا۔ کرتے ہیں ہیں۔ آہیں ہیں۔

باب پہلا۔ پردہ چوتھا

راستہ

آنا مدہورونتی کا

گانا

مدہورونتی۔ ہوئی رانی ہے کیسی دیوانی۔ کری نیچ سنگ ہے یاری رہوئی نام کو اپنے بٹا لگایا۔ پنگلا ہوئی کیسی گھیلی۔ گھوڑے والے سے کرکے صحبت آفت ہے کیسی جھیلی۔ غضب کی ہے خواری۔ کری پانچ سے یاری۔ ہوئی۔ بیشک ہدایت اس کو دے بھگونت۔ پنگلا ہوئی ہے بدکار۔ بچاؤ لے اس کو کار زبون سے ہر کرے کرتار چھپڑائے اس کو ساری بدکاری کری نیچ سے یاری پھنس ہوں۔ میں بھی دام۔ بلا میں اس کا برا انجام کھلے گی گر یہ بات کہیں تو دیوے گی دشنام۔ تو جھیلو آفت بن ساری کری نیچ سنگ ہے یاری۔ ہوئی۔

زبانی

مدہورونتی۔ یعنی رانی پنگلانے ایک نیچ گھوڑے والے سے پیت ٹھانی ہے۔ اور مجھ کو اس معاملے ہیں۔ خیرخواہ جانتے ہیں۔ مگر یہ رانی ہو کر کے کیا غضب ڈھاتی ہے۔ مگر میرا ہی مدہورونتی نام جب کہ اسکو راستے پر

پر لاؤں - اور اپنی چالاکی دکھاؤں - خیر اب میں جاتی ہوں - اسے راہ پر لاتی ہوں - اگر مانے تو بہتر ہے ورنہ اپنا سر کھائے - میرا اس میں کیا جائے

باب پہلا پردہ پانچواں

آنا مدہور ونتی کا

زبانی

پنگلا - کیوں داسی آج محل میں کیسی زیب و زینت ہے - اور در و دیوار پر بہار رنگت ہے - اور یہ جو ہار تو نے مجھے بنا دیا ہے - مجھے کیسا سجتا ہے اور مکان میں روشنی بھی ایسی غیرت ہے - کہ شمع سوزاں گو یا رشک گاہ پرستان ہے -

مدہور ونتی - جی ہاں بائی صاحب بموجب حکم کے کام بجالانا میرا ہی کام ہے ؏

پنگلا - بیشک حکم بجالانے میں تیرے ثانی ہوشیار خبردار کوئی نہیں ہے -

مدہور ونتی - بائی صاحب ہم پیڑھی در پیڑھی - راجاؤں کی نوکری کرتے چلے آتے ہیں - پھر ہم سے نمک حرامی کیونکر ہو سکتی ہے -

پنگلا - ہاں سچ ہے - کہ تم نہایت نمک حلال ہو - اس لئے ہم بھی تم پر اتنا بھروسہ رکھتے ہیں - جتنا کہ راج پاٹ بھی یقین نہیں رکھتے - اگر تم نمکحلال نہ ہو تو ضرور ہی ہماری خرابی ہو - اور اس کے ساتھ تمہاری بھی بدنامی ہو مگر آئے داسی ؏

مدہور ونتی - جی ہاں بائی صاحب -

پنگلا - اب عنقریب راجہ صاحب آنیوالے ہیں - خاص یہاں آنیوالے ہیں - ذرا ہوشیاری خبرداری سے رہنا -

مدہورونتی۔ بائی صاحب آپ اس کی کوئی فکر نہ کریں۔ میں ہر طرح سے ہوشیار خبردار ہوں۔
پینگلا۔ دیسی بھلا راجہ صاحب جو مجھ پر عاشق ہیں۔ تو کیا مجھ میں ایسا روپ نہیں۔
مدہورونتی۔ کیوں نہیں آپ بھی رنگ روپ میں لگاوٹ سجاوٹ میں یکتا ہو یہی سبب ہے۔ مہاراج نے تین سو رانیوں کو چھوڑ کر آپ کو پسند کیا۔ سب میں بلند کیا۔
پینگلا۔ ارے دیوانی اپنے چاہنے والے کو لبھا لے نار جھالے نا یہ کوئی بڑی بات ہے۔ یہ تو اپنے ہاتھ ہے لے سن۔

گانا

جوبن ساجانی میرا بالا ہے لاثانی ہوں۔ میں راجہ کی دل جا کر کے کیا کیا چھل بل ول ان لبھانا۔ ناز انداز دکھانا۔ روپ ایسا سجانا۔ ہر گن گیانی جو تن کی سنوار دکھلا دیتی ہوں۔ ہر بہار رکھتی حسن میں ہوں۔ آج جیا مہاراج کار کھے لیتی ہوں۔ مین جان کیا کیا کرتی ہوں۔ مین گیان ہرار ملتے ہیں آئی۔ گیان وہاں ہر گن گیانی +

زبانی

مدہورونتی۔ یہ بیشک اپنے خاوند کو تابع کرنیکی سوہنی آپ ہی کے پاس ہے۔ آپ ایسی ہی ہو۔

گانا۔

چھبیلی رسیلی تیری توری آن بان۔ نیاری رہے رنگ ہر آن۔ ز چھبیلی۔ جان سو جان جوبن تورا لاگت ہے ہر آن۔ چھبیلی۔ تورا یہ پیارا رنگ جوبن بھاوت ہے۔ ہر گن سمجھتا۔ رنگ نیاری نت نیاری گلکاری رنگ پیاری ہر آن پیاری گیان وہاں سے کر لے پچھان

توری آن بان۔

زبانی

پنگلا۔ شاباش! داسی شاباش!! میں آج تیری خوش الحانی سے نہایت خوش ہوں۔ لے میں تجھ کو چندن ہار پہناتی ہوں۔ کیونکہ تو میری محرم راز ہے۔ تو وہ ہے جو میرا دمساز ہے۔

مدہور ونتی۔ بائی صاحب گستاخی معاف جس کو کہ آپ محرم راز سمجھتی ہیں۔ دمساز بنانا چاہتی ہیں۔ اس کو تو خیال میں بھی نہیں لاتی ہو اور ایک نیچ گھوڑے والے پر فدا ہو۔

پنگلا۔ کیوں تو نے پھر وہی پند و نصیحت شروع کی داسی جیسا میں تجھ پر بھروسہ رکھتی ہوں۔ ویسا تجھ کو نہیں دیکھتی ہوں۔ میں تجھ کو دم بھر میں بھلا سکتی ہوں۔ مگر کیا کروں مجھ کو خیال آتا ہے کہ تو پرانی خاندانی خاصی ہے۔ دیکھ میری در بداد اسی وسواس میرے کیسے کیسے کام بجا لاتی۔ کبھی حرف زبان پر نہ لاتی۔

مدہور ونتی۔ بس بس خفا نہ ہو۔ جاؤں میں واری جاؤں بہ تو میں آپ کو چھیڑتی تھی کچھ سچ تھوڑا کہتی ہوں۔ اور جو مجھ پر بھروسہ نہیں رکھتی ہو تو بتاؤ آجتک کوئی بات ہمارے تمہارے سوا کسی کو خبر ہوئی ہے اب آپ جس کام کو فرماؤ اس کو بسر و چشم بجا لاؤں۔

پنگلا۔ داسی اور کیا کام ہے۔ جس طرح ہو جلدی جا۔ اور میرے پیارے اشوا پال کو بلا لا۔ اب تو ہم جی میں ہے لے سن۔

گانا

اسے بلاؤں ابھی گھر میں لاؤں۔ ذرسی رنگ رچاؤں۔ خط اٹھاؤں۔ دل بہلاؤں۔ مزے اڑاؤں اسے بلاؤں۔ دل میں ہے ارمان دھیان میں ہے۔ جانا اب حال ہے تا باں ملجائے کہیں۔ وہ رانا جانا جلدی

جا نا لانے میں دیر نہ لگانا۔ سو جان سے جو جان قربان اسے بلاؤں
(اندر سے چوبدار کا آواز دینا)۔
چوبدار۔ ہوشیار! ہوشیار! ہوشیار!!! مہاراج آلو پتی تشریف لاتے
ہیں۔ خاص محل میں جلوہ فرماتے ہیں۔
مدھو رونتی۔ بائی صاحب مہاراج صاحب آتے ہیں محل میں تشریف
لاتے ہیں :

آنا راجہ کا

پنگلا۔ کہئے مہاراج صاحب آج آپ کو اتنی دیر کیوں ہوئی۔
بھرتری۔ اے پیاری آج چند مقامات کچھ ایسے پیش تھے جن کے
سبب سے دیر ہوگئی مگر کیا کروں دربار میں بھی جانا ضرور ہے۔ اور
اگر میں ذرا دیر بھی دربار میں نہ جاؤں تو راج پاٹھ میں خلل واقع ہو جائے
راج پاٹھ بھی سمجھالنا ضرور ہے :
پنگلا۔ بیشک آپ سچ کہتے ہو۔ مگر کیا کروں آپ کے بغیر مجھ کو چین نہیں
آتا ہے۔ جب تک آپ کو نہیں دیکھتی ہوں جی نہایت گھبراتا ہے۔
بھرتری۔ اچھا پیاری اب میں جاتا ہوں۔ کیونکہ کچہری میں
جانے کا وقت ہوگیا ہے۔
پنگلا۔ ہیں! ہیں!! ابھی سے کچہری میں جانے کا وقت ہوگیا ہے یہ
کیا کہتے ہو۔ اس سے مجھ کو مار ڈالو تو بہتر ہے۔ بہانے آپ کیوں بتاتے ہو۔

گانا

مورا تم بن جیارا نہ لاگے۔ مورا تم بن جیارا گھڑی پل من دا چین نہ
پاوے نہ لاگے ترے باعث سے تن من سکھ پائے۔ تم جائے تو
جیا گھبرائے۔ مر جاؤں گر نہیں تم آؤ!

گانا

بھرتری - پیاری بات موری مان مان - خوب دل میں جان - چلا دیسے میں آؤنگا دل تیرا بہلاؤنگا - پیاری بھول نہ جاؤنگا - بات موری مان مان صبر چین کھو نہ یوں ہراساں ہو نہ تو - زار زار رو نہ تو - بات میری مان مان دل میں سمجھ بھی دیکھ دہر - غم نہ تو پڑ پیر کر جانکو مت حقیر کر - بات موری مان مان -

گانا

پنگلا - اچھا جاؤ چین مو ہے ناہیں ہے - جا رہی آیو رے ہمارا جیہ - آیو رے سرتاج - بے چین ہے کیا کہوں میں جاتی جان کیہ یوں میں جلدی آیو رے ہمارا جیہ ؛

گانا

بھرتری - تم نہ لاؤ دل میں کچھ خیال واپس آؤنگا پیاری میں فی الحال شاد و خرم رہیو تم خوشحال ؛ دور دل سے کرو رنج و ملال -

پنگلا - یہ تم بھی جانو خوب یقین - بن آپ نہیں مجھ کو چین -

میں تڑپ تڑپ کے ہونگی حزین - ہو جائیگی موت سے قرین -

بھرتری - تو سن لے ہماری آئے نیک نام - میں جاتا ہوں یہاں سے گام -

پھر آؤنگا جلدی سے لا کلام - بس چھوڑدے پیاری یہ رنج دام -

پنگلا - ہوئی حکم سے آپ کے دل نشیں - اب عذر مجھ کو کوئی نہیں -

میں تڑپ تڑپ کے رہونگی نہیں - میں دل حزیں پہ دیر نہ کرنا تم کہیں ؛

زبانی

بھرتری - نہیں نہیں پیاری میں جلدی آؤنگا - مگر پہلے جو تم سے کہا تھا کہ وریدا کو رضا دے دینا - سو اس کو رضا دیدی ہے یا نہیں -

پنگلا - جی ہاں اس کو تو کبھی کی رضا دیدی - میں کہیں ایسی بدشعار عورت کی روادار تھی یہ بھی دو چار برس صرف آپ ہی کے خیال سے رہنے دیا - ورنہ اسکو کبھی کی نکال دیتی ؛

بھرتری - ہاں پیاری ایسا ہی پیارا تھا اچھا اب میں جاتا ہوں - کیونکہ وقت بہت ہو گیا ہے -

پنگلا - کیوں داسی آج میں نے کیسا راجہ کو باتوں میں بنا لیا گویا خود رفتہ بنا لیا -

مدھوروتی - کیوں نہیں آفرین آپ کی دانائی پر - تحسین آپ کی اوراکی پر - ایسا ہی پیارا رتنا - اب اسے باعث کرنے میں کچھ فائدہ نہیں - کیونکہ یہ مہاراج صاحب کی پیاری عصمت دلاری ہے - اگر کچھ کہونگی تو الٹے الزام میں آؤنگی مفت جان گنواؤنگی - اس سے بہتر یہ ہے کہ اُس اپنی مرضی پر رہوں - جو یہ کہ وہی کروں - کمبخت دربار غضب ڈھا گئی بلا کا اندھیر مچا گئی -

پنگلا - داسی آج میرا دل نہایت گھبرا رہا ہے چلو ذرا نہا تو ڈالیں -

مدھوروتی - ہاں بائی صاحب چلو میرا بھی جی چاہتا ہے (جانا دونوں کا)

باب پہلا - پردہ چھٹا

رستہ

آنا براہمن کا

گانا

براہمن - یہ جنت رہو من دیونگا تم کو سیاد آکر نہار - یہ جنت رہو من ات تو ہیں ات تو ہیں - جل تو ہیں تھل تو ہیں - اپنے کرم سے نیا کرو پار یہ جنت ہم مٹ گئی صورت تھی نفر پٹن ویران ہو گئے تو لیے نفر پرن دیکھا تو خاک ہی عالیجاہ مقام جو بلند ہو تو سر پر سے -

ربائی

براہمن - اے پرمیشور تیری قدرت کا انت نہیں - اور میرا دو زر بنا جاتا ہے نہیں ہر ایک طرح کے علم و ہنر سیکھا - کچھ خاصی نہیں کی مگر کسی کام کا علم پایا مگر علم نہ آیا - اور کچھ ہنر ہی نہیں سیکھا - گھر میں بیٹھے بیٹھے گرنتھ پڑھتا رہا -

جو کچھ مال و دولت متاع رکھتا تھا بیچ کر کھایا اور میری عورت کبھی روزگار کرنے کو کہتی تو میں اس سے لڑتا تھا۔ آخرش سب تمام ہو گیا۔ ایک پیسہ تک نہ رہا۔ اور گھر میں بھوک کے کڑا کے۔

براہمن کی مار مار چلنے لگی۔ تو لڑکوں کی بھوک پیاس کا رونا دھونا دیکھ نہ سکا۔ تو میں پردیس بھیک مانگنے نکلا۔ جس کے دروازے پر صدا ردی تو اندر سے جواب ملا کہ مہاراج ابھی آٹا پستا ہے۔ اور نہیں ہاؤ۔ جب دوسرے گھر میں گیا۔ اور کہا شری نارائن۔ تو وہاں سے بھی جواب آیا کہ میرا ہاتھ خالی نہیں چھوکرے کو دودھ پلاتی ہوں۔ اسی طرح ہر طرف سے جواب ملنے لگے۔ مگر کسی نے ایک چٹکی آٹا نہ دیا۔ آخر مینے خیال کیا کہ مجھ سے کچھ مزدوری بھی نہیں ہو سکتی بس ہے کہ لڑکپن میں علم حاصل نہ کیا۔ جس سے جوانی میں دولت نہ کمائی۔ اور کچھ کام نہ کیا۔ وہ بڑھاپے میں کیا کریگا۔ اسی لئے کسی مہاتما پُرش کے پاس جاکر سوال کروں۔ اور حال سناؤں۔ اگر وہاں سے کچھ دولت ملی تو خیر نہیں تو پران ہتیا کروں یعنی خود کو ہلاک کروں۔ یہی سوچکر میں اس طرف کو جاتا تھا کہ راستے میں گرو گورکھ ناتھ جی ملے تو اُن سے مینے بیان کیا کہ میرے بال بچے بہت ہیں اور مفلسی میں مبتلا ہیں۔ اس لئے میرا دُکھ دُور کرو نہیں تو میں آگے جاکر اپنی جان سے درگزر رونگا۔ تو گورکھ ناتھ جی نے کہا کہ اے برہمن تو ایسا کام ہرگز نہ کرنا یہ پھل تجھ کو دیتا ہوں۔ اس کا نام امر پھل ہے اس میں یہ صفت ہے کہ جو مرد یا عورت کھا جائے تو ہمیشہ کی زندگی پاجے اسکو موت کبھی نہ آئے۔ یہ پھل تو لے اور جا کسی نیک رعیت پرور راجہ کو دے جس سے تجھ کو بہت دولت حاصل ہوگی۔ اب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسا راجہ کون ہے یہ پھل کھائے امر ہو جاوے ایسا راجہ تو مہاراج بھرتری ہے۔ اب میں گھر میں اپنی عورت سے اصلاح لیکر بھرتری مہاراج کے دربار میں جاؤں گا ☆

— ☆ —

باب پہلا - پردہ ساتواں

محل پنگا

پنگلا - کیوں داسی بینے تجھ کو چندن ہار دیا تھا - وہ کہاں ہے ؟

مدہو رونتی - بائی صاحب وہ ہار تو میرے بھائی کے بیاہ میں خرچ ہو گیا ہے - مگر اب مجھکو آپ سے بہت کچھ امید ہے ؛

پنگلا - ہاں میں بھی تجھ کو بہت دونگی - مگر اے داسی وہ جو میں نے تجھ کو کہا تھا کہ جتنے پکوان پکے ہیں - اس میں جو اچھے اچھے پکوان ہوں وہ سونے چاندی کی تھالیوں میں الگ الگ رکھنا سو رکھے ہیں یا نہیں ؛

مدہو رونتی - ہاں بائی صاحب پہلے وقت جتنا پکوان تیار ہوا تھا وہ تو آپ راجہ صاحب نوش فرما گئے آپ کو معلوم نہیں -

پنگلا - ہاں یہ تو مجھ کو معلوم ہے مگر اے داسی اب کتنے بجے ہونگے -

مدہو رونتی - بائی صاحب اس وقت البتہ گیارہ بجے ہیں -

پنگلا - اب تو جلد جا اور میرے پیارے اشوا پال کو بلا لا -

مدہو رونتی - بائی صاحب بندے کی خطا معاف اگر آپ کے یار اشوا پال سے دو وقت کی جگہ ایک دفعہ ملا کرو تو بہتر ہے - کیونکہ بار بار ملنے سے یہ راز کھل جائیگا تو مفت میں بدنامی ہوگی - زیست خاصی ہوگی -

پنگلا - اے داسی میں نے تجھ کو کہا ہے کہ تو ایسی ایسی باتیں میرے سامنے نہ کیا کر پھر بھی تم باز نہیں آتی ؟

مدہو رونتی - یہ آپ کا کہنا سچ ہے مگر میرے ماں باپ قدیمی سے راجاؤں کی نوکری کرتے آئے ہیں - اس لئے جو بات اچھی نظر آتی ہے وہ آپ کو کہہ سناتی ہوں - اختیار ہے مانو یا نہ مانو -

گانا

پنگلا۔ صبر اے داسی نہیں مجھ زار ہیں۔ مر رہی ہوں انتظار یار میں۔ اس کا ہر گن دل سے بھاتا ہے مجھے۔ لطف میں پاتی ہوں اس کے پیار میں۔ ہے جوانمردی میں یکتائے جہاں چست ہے چالاک ہے ہر کام میں۔ آرزو ہے اب اسی سے ملنے کی۔ دل لگا ہے داسی میرا یار میں۔

زبانی

مدھورونتی۔ جس بات کے لئے تم پنچ گھوڑے والے پر مرتی ہو۔ اس میں مہاراج صاحب کیا کم ہیں۔ میں نہیں جانتی ہوں کہ انکے جیسا کوئی دنیا بھر میں مرد ہو۔ کیونکہ راجہ صاحب تو ہر ایک بات میں ہوشیار خبردار ہیں۔

پنگلا۔ ہاں! مگر میں نے جو اشوا پال سے دوستی کی ہے وہ کیونکر توڑوں؟

مدھورونتی۔ بائی صاحب یہ یاد رہے کہ عقل میں اس میں کوسوں کا فاصلہ ہے مگر جو راجہ کے من بھائے وہی رانی کہلائے؟

پنگلا۔ ہاں مگر اشوا پال جیسا ہو تو۔

گانا

مدھورونتی۔ اے کاہے نام کھوون کی سوجھی تو ہے بائی۔ راج برج میں ہوگی ہنسائی۔ بات کھیلی دیکھو اگر یہ بٹہ لگیگا خان کو پاؤگی رسوائی۔

پنگلا۔ داسی کرنا بار بار تو ناحق مجھ سے تکرار تو۔

مدھورونتی۔ چھوڑدے ایسے بدکار تو کہلاوگی نیک اشعار تو۔

پنگلا۔ جان جان؟

مدھورونتی۔ مان مان؟

پنگلا۔ کرتی ہے کیوں اسرار تو۔ داسی مجھ کو شرمسار تو۔

مدھورونتی۔ جانے دے یہ زشت کار تو۔ کہلاوگی نیک شعار تو۔

پنگلا۔ داسی کرنہ بار بار تو ناحق مجھ سے تکرار جان جان۔

مدھورونتی - ہاں ہاں -

رباعی

مدھورونتی - بائی صاحب راجہ جی نے مجھ کو نیک کار ذی شعار جان کر تمہاری خدمت میں رکھا ہے - کہ ہر وقت آپ کو پند و نصیحت سناتی رہوں - نیک راہ پر چلاتی رہوں -

اور میرا کام بھی یہی ہے - اس لئے میں آپ سے دست بستہ عرض کرتی ہوں کہ ابھی سے خیال کرو تو بہتر ہے - یعنی آپ ایسی مہارانی ہو کر ایک نیچ ادنے کمین گھوڑے والے سے آشنائی کرے - یہ ہرگز زیبا نہیں - ہاں سچ ہے کہ محبت اور راگ میں ایسا ہی اثر ہوتا ہے کہ جس کے فراق میں انسان دیوانہ بن جاتا ہے - اور ایسا ہی زہر کھانے والے کو شیرینی نہیں بھاتی اور جو جانور نجاست میں بیٹھا ہے اس کو پھولوں کی خوشبو خوش نہیں آتی ہے - اسی طرح آپ کو بھی اس نالائق شخص کے عشق سے نکلنا مشکل ہے - اگر پرمیشر کچھ نیک ہدایت دے - اور نجات ہو جائے اور شاستر کی رو سے جو گن مرد میں ہونا چاہئے - جیسے رنگ و روپ قد و قامت حسن صورت ہمت جرات - لیاقت شجاعت - جوانی روانی عقل - ذہن - خرد مندی - تمہاری غرضیکہ ہر ایک فن میں تا کل کاموں میں مشتاق سوائے بھرتری مہاراج کے دوسرا نظر نہیں آتا - اور تمہاری خوش قسمتی ہے - کہ ایسا شخص صاحب کمال نیک چال خوش جمال آپ کا سوامی بنا پھر تم اپنی بدخصلتی نہیں چھوڑتی ہو - اس کا انجام برا ہوگا - یہ سب غضب رانڈ و ریڈا ڈھا گئی بلا اندھیر مچا گئی ۔

پنگلا - کیوں داسی یہاں تو میرے تن بدن آتش عشق بھڑک رہی ہے - سو اس پر تیری نصیحت کا چھینٹا کیا اثر کریگا - دیکھ اب تو گیارہ بھی بج گئے - اب جا اور میرے پیارے اشو اپال کو بلا لا - اور بار و بگرو رنڈ و ریڈا کو کبھی برا نہ کہنا -

مدھورونتی - اب اس کو زیادہ کہنے سے حاصل نہیں ہندی مثل ہے کہ اندھے

کے آگے روئے اور اپنے دبیے کھوئے ابھی تو ایک انشو اپال سے دوستی کی ہے اگر ضد میں آگئی اور کسی دوسرے سے دوستی کر بیٹھی تو اور خرابی ہوگی۔ چھارانی صاحب اب میں جاتی ہوں اور اس کو بلا لاتی ہوں۔

پنگلا۔ دیکھ اگر وہ کچھ بے ادبی کرے تو کچھ لالچ دینا سمجھانا۔ سنانا۔ غرضیکہ ہر طرح سے لے آنا۔ کیونکہ میرے تن بدن میں آتش بھڑک رہی ہے *

دھوروتی۔ بہت بائی صاحب بموجب حکم کے کرونگی۔

گانا

پنگلا۔ وصل دلدار کا فائقہ۔ ہاں کچھ اب میرا دل پائیگا۔ آئی وصلت کی رات مزے کروں اس کے ساتھ۔ دلدار آج گھر آئیگا پیارا میرا دلدار آج گھر آئیگا وصل دلدار کا فائقہ *

ڈراپ سین

باب دوسرا

پردہ پہلا

رمشنگر گانا

بڑھتی رہے توری شان اور سنجر با پیارے ہاں رے ہاں سنجر با پیارے بڑھتا رہے اقبال ہمیشہ رہے سنجر با پیارے ہاں رے ہاں سنجر با پیارے ہاں رے ہاں رے سنجر با پیارے جگ ہووے تیرا نام ہمیشہ پھولے پھلے گلزار رے سنجر با پیارے۔

چوبدار۔ وہاں مودب ہو سبھی دربار میں مہاراج آتے ہیں۔ بشوکت جلوہ دینے کو خلق کے سرتاج آتے ہیں۔

رامشنگر۔ بڑھتی رہے توری شان نگر یا توری۔ اجی ہاں نگر یا توری نگن رہے رے جگ میں رہے ہمیشہ سدا بڑے اقبال اے بسرے کرتار پھولو پھلو۔ دل شاد و نگر یا تورے اجی نگر یا توری نگن رہے۔ تورے شان سدا ہوں عدو

ناشتہ ہمیشہ اے میرے کرتار میرا ابھی درمان نگر یا توری ؛

زبانی

ویدوشنگ - ہاں ہاں مہاراج آتے ہیں تین مہینے بعد تمہارے نصیب کھلے جو آج درشن ہوئے -

راجہ کا آنا معہ وکرم

پردھان - مہاراج صاحب عرض کرتا ہوں

بھرتری - سدا خوش رہو خوش وخرم رہو تم عالم میں دلشاد رہو -

ویدوشنگ - مہاراج صاحب بندگی پر بندگی (لپٹ جانا) جس کام کو طول دو بڑھتا ہی رہتا ہے -

بھرتری - اچھا میں بخوبی سمجھتا ہوں تم بیٹھ جاؤ -

پردھان - اگر مہاراج کا ارشاد پاؤں تو ان بارہ کاموں کا مشورہ لیلوں -

بھرتری - بس اسوقت زیادہ نہیں بیٹھ سکتا ہوں - صرف آدھ گھنٹہ ہوں مگر جو کل زرین ساڑھی سوداگر سے لی تھی وہ محل میں بھجوادی ہے یا نہیں اگر نہ بھجوائی ہو تو فوراً بھجوادو -

پردھان - جی ہاں مہاراج صاحب وہ تو جب لی تھی تب ہی بھجوادی ہے -

ویدوشنگ - کیوں نہیں پہلے یہ -

بھرتری - کیوں پردھان جی میں نے تم سے کہا تھا - جو کام ہو وکرم کے مشورہ سے کرلیا کرو کیوں وکرم ؛

وکرم - مہاراج صاحب پردھان جی نے تو مجھ سے یوں کہا تھا - کہ یہ کام سوائے مہاراج کے نہیں ہو سکتا - جب وہ دربار میں تشریف لاوینگے تو ان کاموں کا فیصلہ ہوگا

بھرتری - نہیں - نہیں - پردھان جی ایسا ہرگز نہ کیا کرو - جو کام تم کو کہا جائے ویسا کر دیا کرو -

پردھان - مہاراج مشورہ وکرمات جی سے لے تو سہی نگران کا سب دھیان

گیان بھگوت کی پرستش میں لگا رہتا ہے۔

بھرتری۔ (بھگوت کی پرستش) اے وکرم یہ سُنکر نہایت خوشی ہوا ہوں مگر تو منتر شاستری میں کم خیال رکھنا۔ اور وہ کام کرنا کہ جس سے پرجا کو سکھ ہو۔

گانا

وکرم۔ میں تورے حکم پر دل سے نثار سر پہ رکھوں تورے۔ نیک خبر دار نگر و نگریا۔ ہر ملک شہر و انگمن نگمن سب کام سب شام صحر وا ایک ایک نت پاوے خبروا۔ ہو تو را عالم میں دار و مدار رہیں تورے حکم پر دل سے نثار۔ ۱۱۱۱۔

زبانی

وکرم۔ بیشک مہاراج صاحب وہی کام کرونگا کہ جس سے پرجا کو سکھ ہو۔

چوبدار۔ مہاراج کا جاہ و اقبال بڑھتا رہے۔ ایک برہمن در دولت پر آیا ہے اگر اجازت پاؤں تو لے آؤں۔

بھرتری۔ ہاں ہاں میرے دربار میں برہمن کے آنیکی اجازت چاہیے جاؤ لے آؤ۔

چوبدار کا پنڈت کو لے آنا پنڈت کا سیس کرنا

برہمن۔ وہ مالو دیش تنا بھوپتی سکھ سپنی برائت تنوے پتی نرپ راج تمہار و اری پچل رہے۔ ور بیجے ایلی آشیش پنڈت وہ ششت پترانے سنتو کمہئے گنی چکھے نرپ راج رہوانی۔ پراتی پالن بھوپ پرجا نوں کرو تم نے نیتی نیائی سد الشہ

بھرتری۔ کیوں پنڈت جی آپ کا کہاں سے آنا ہوا۔ اپنا حال احوال بتائیے۔

براہمن۔ اے اجین شہر کو پالنے والے سوال بہت بڑا ہے آپ خیال میں لاویں یہ پھل آپکی نظر کرنے کو لایا ہوں وہ مجھ کو کسی مہاتما پرش سے ہوا ہے جس میں یہ صفت ہے کہ جو مرد یا عورت کھائے امر ہو جائے۔ تب میں نے خیال کیا کہ یہ پھل تو مالو پتی مہاراج کے لائق ہے۔ آپ ہمیشہ رعیت کو پرورش کر دگے اور میرے جیسا مفلس غریب اس پھل کو کھا کر اور بھی دکھ اٹھائیگا۔ اسواسطے یہ پھل لیکر

آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہے۔ یہ قبول کرکے مجھے انعام دو میں دعا دیتا ہوا جاؤں۔ اور ایشور بھی آپ سے راضی ہو۔

بھرتری۔ مہاراج وہ پھل کہاں ہے جسکا آپ اسقدر وصف بیان کرتے ہو۔

لڑکا۔ چاچا جی کو وہاں پہنچنا ہے۔

براہمن۔ چھوکرے کو کبھی ساتھ نہیں لانا۔ بھکاری برہمن کا لڑکا آئے دربار میں آئے تو ضرور آبرو گنڈ لئے چپ رہے چپ کمبخت۔

بھرتری۔ پردھان جی یہ پھل کوئی نادرات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا کیا کہتا ہے

ویدو شما۔ مہاراج اس لڑکے کا نام کیا ہے۔

براہمن۔ نام ہے متھرا۔

ویدو شما۔ برابر جب تو اسکی سنگھ داسی ہوئی یہ وہاں نہ بیٹھے گا۔

بھرتری۔ کیوں مہاراج یہ لڑکا کیا کہتا ہوں۔

برہمن۔ دیاندان ایسی اولاد سے ماں باپ کو شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔

پردھان۔ مہاراج صاحب یہ دوسری بات ہے یہ لڑکا کہتا ہے۔ کہیں مہاراج صاحب کے پاس بیٹھوں گا۔

لڑکا۔ کاکا وہ سنہری زری والا فینٹا میرے سر پر۔

برہمن۔ چپ رہے کمبخت میں نے عورت کو کہا تھا۔ ایسے بیوقوف لڑکے کو ساتھ نہ دے۔ مگر اس نے نہیں مانا۔ آخر یہاں آبرو گنوائی نا؟

بھرتری۔ چوبدار پنڈت جی کو ایک لاکھ اشرفی سرکاری خزانے سے دلادو اور اس لڑکے کو زریں مندیل بندھوا دو۔

چوبدار۔ بہت خوب مہاراج۔

لڑکا۔ یہ کرسی اپنے گھر میں۔ (لڑکے کا سبھاپتی کی کرسی کو پکڑ لینا)۔

برہمن۔ آپ کا جاہ وحشم بڑھتا ہے اور نیک کرداری سے اپنی رعیت کی پرورش کرو۔ اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ ارے گدھے یہ کرسی تیرے سر پر۔

لیجاؤنگا - مہاراج یہ چھوکرا ایسا ہی ہے مفلس کی نشانی ہے - اسکی زند[illegible]
خراب ہوتی ہے - کمبخت نے منڈیل تو لیا - اب کرسی بھی مانگتا ہے -
بھرتری - یہ کرسی بھی آپ لیجاؤ - جو کچھ اس لڑکے کی مرضی ہے میری بھی وہی
خوشی ہے -
وید وشک - ارے اٹھو کرسی خالی کرو -
سیناپتی - کمبخت نے پردھان کی کرسی پر کیوں نہیں ہاتھ رکھا -
وید وشک - تم سے اسکی ذات اونچی ہے - اور اس لڑکے کی من کا نٹھ بڑی
اس کرسی سے بڑی ہے -
برہمن - مہاراج مجھ کو کرسی نہیں چاہئے کیونکہ آپ نے ایک لاکھ اشرفی دی
ہے اسمیں میں ہزاروں کرسیاں لے سکتا ہوں - چل رے بیوقوف چل -
بھرتری - نہیں نہیں آپ کرسی بھی لے جاؤ - (برہمن کا جانا لڑکے کا کرسی
اٹھالے جانا) پردھان جی سیناپتی کے واسطے دوسری کرسی منگاؤ (چوبدار
کا کرسی لے آنا) اچھا پردھان جی اب میں جاتا ہوں - جو کام ہو وزیر
مشورہ سے لیا کرو ؟
پردھان - بہت خوب مہاراج جیسا حکم (راجہ کا جانا)
وید وشک - یہ گئے اب بارہ مہینے عیش کرو تم لوگ ہوئے راجہ بجا باجہ
کوئی نہ ملا کہنے والا -
پردھان - مہاراج صاحب بیشک رانی پنگلا کی سحر محبت میں ڈوب گئے
ہیں - مگر اس کام کا انجام خراب ہوگا - کیونکہ جس وقت دربار میں آتے ہیں
تو انکا دھیان اسی طرف لگا رہتا ہے اور تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر چلے جاتے ہیں
وید وشک - پیچھے ہی ہمت آتی ہے - منہ پر کوئی نہیں کہتا - کہ مہاراج جب
آپ آتے ہیں تو ذرا کھڑے ہو جاتے ہیں - اتنا کہنا تو دور زبان
زبان کھولنا - ہیں ہیں کر کے کرسی پر ڈولنا -

وکرم - پردھان جی کوئی مقدمات ہو تو پیش کرو تاکہ اسکا فیصلہ کر ڈالیں -
پردھان - ہاں مہاراج ایک حکمنامہ لکھا گیا ہی پر آپکے لینے چاہتا ہوں -
وکرم - وہ حکمنامہ کیسا ہے اور کس پر روانہ ہوگا -
پردھان - وہ حکمنامہ یہ ہے کہ باہر زمیندار اور لوگوں سے عذرنامے آئے ہیں کہ ہم اس سال میں بسبب بارش ہونیکے ہم آیندہ سال میں کل اخراج ادا کرینگے -
وکرم - اچھا انکے عذرناموں کو دفتر داخل کرو - مگر پردھان جی آجکل اشوپال کی شکایت بہت سُننے میں آتی ہے - یعنی اپنے زبردست ملازمونکو بہت ستاتا ہے - اور طویلے میں بھی برابر نہیں رہتا - تو مہاراج صاحب نے مجھ سے اس کی ترقی کے واسطے کہا تھا - مگر میرا کچھ اور بھی ارادہ ہے تم دریافت کرو - پھر جیسا ہوگا ویسا کیا جاویگا -
پردھان - بہت خوب مہاراج -
وکرم - اچھا پردھان جی اب وقت بہت ہوگیا ہے - لہذا دربار برخاست کرو اگر کوئی کام ہے تو ہمارے محل میں بھجوا دینا -
چوبدار - دربار برخاست -

باب دوسرا پردہ دوسرا

رستہ

وید ووشنک - آج مجھ کو مہاراج صاحب نے اپنے محل میں بلا کے کہا ہے کہ اسے وید وشنک آجکل اشوپال کی شکایت سُننے میں بہت آتی ہے - اس واسطے تو جا - جو حال ہو مجھ سے کہو مگر میں دل میں یہ کہتا ہوں - کہ میں اپنی جورو کا ایک ہی خاوند ہوں - اور اس کا مزاج بھی بگڑا ہوا ہے ایسا نہ ہو کہ مجھ کو بھی کہیں لگا دیوے - تو میرے بال بچے بھی اکثر پریشنچ

مہاراج کا حکم بھی لانا بھی ضرور ہے۔ خیر جاتا ہوں پھر جو ہوگا دیکھا جائیگا۔
اور یہ سامنے سے کون آتا ہے یہ تو شاید مالا معلوم ہوتا ہے۔

مالا۔ رام رام دید وشنک جی رام رام۔

وید وشنک۔ رام رام مالا جی کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاتے ہو۔

مالا۔ ارے بھیّا کیا کہوں کہاں جات ہوں۔ آج تو ہم وکروادت کے حضور میں جانیکا ارادہ ہے۔

وید وشنک۔ کیوں مالا وکرم کے پاس کیوں جاتا ہے۔

مالا۔ ارے بھائی ان کے پاس نہ جایئں تو کاہ کریں سُر سکھ اریا تو ہم کا مار مار کر آ ٹا نکال دیں۔ اور وہ سُسرا ایسا مغرور ہوئی گوا ہے۔ کہ اس طرح ہر ایک نوکر کو مار مار کر نکال دیں۔ ایہو واسطے ہم وکرمات کے حجور میں جات ہیں۔ پھر دیکھو جو کچھ بات ہوئے۔

وید وشنک۔ ہاں مجھ کو بھی وکرم مہاراج نے اسی کام کے واسطے بھیجا ہے۔ چل ہم دونوں چلیں۔ میں چھپ کر کھڑا رہونگا۔ پھر جو کچھ بات ہوگی۔ وکرم مہاراج سے کہینگے۔ (جانا دونوں کا)۔

باب دوسرا۔ پردہ تیسرا

محلسرا

اشوا پال۔ ابھی تک کوئی رانی بنگلا کے بلاوے کا نہیں آوا۔ سو ہم بھی چین سے سووت ہیں۔

مالا۔ کیوں اشوا پال جی گھوڑوں کا دانہ نہیں ملا۔

اشوا پال۔ ارے مالا ایا آؤ۔

مالا۔ کا کہت ہو۔ کا حکم ہے۔

گانا

مدہوروتی - دیکھو کیسا مکّار - پھیل کے سوبا اچھار - کیسے اس کے اطوار ہے بہ پنگلا کا یار - چال بہ پنگلا کی تیچ - دل ہے اس کے ہی بیچ - اس کو بچاؤں کھینچ - بلیں دونوں بدکار - رکھتی اس کا ہے ارمان - نہیں کرتی ہے کچھ گیان - سمجھے اس کو بھگوان - جگ میں ہو وگی خوار - پھر گئی اسکی قسمت کی جو اس سے اُلفت - کیسی میلی نیت - رانی پنگلا سردار - اسکو عزت کا نہ ڈر ہے کسی کا خطر - کہنے سُننے کا اثر نہیں کچھ بھی زینہار - اسے سمجھاؤں کیا - اسے مناؤں کیا - اسے سناؤں کیا - اسے مشب ہے بیکار -

زبانی

مدہوروونتی - کیوں اشواپال جی کیسے نیند میں مست ہو کر سوتے ہو - کیا اُٹھوگے یا نہیں -

اشواپال - کون ہے -

مدہوروونتی - اجی میں ہوں - رانی پنگلا کی داسی -

اشواپال - تو یہاں کاہے آئی ہو -

مدہوروونتی - اجی ایسے انجان ہو کر کیا پوچھتے ہو - چلو رانی صاحب نے تم کو بلایا ہے -

اشواپال - بس بس رنڈین کا کا وسواس ہوئی ہے سسری کو ڈدن ہمرا سیس کٹائیوں میں اونی رنڈی کا بارہ پھٹکے مدہیوں تبھی لو لیوں

مدہوروونتی - بھلا اشواپال جی یہ تم کیا کہتے ہو اس کو تمہارے بغیر ایک پل چین نہیں آتا ہے - اور تمہارا کیا ارادہ ہے -

اشواپال - ارے برا بھا ہمار کا دولت ہے ایسی ایسی تو یہاں چھارن پڑی ہیں اگر تمہاری بائی کو غرض ہے تو خود ہمارے پاس طویلہ میں آوا کرے -

مدہوروونتی - کیوں نہیں آپ کو تو ہزاروں چھوڑ لاکھوں ملتی ہونگی - مگر رانی صاحب کیلئے تم ایک ہی ہو -

اشٹواپال - بس بس جاؤ ہم ناہیں آوت ہایں۔

مدھور ودنتی - اجی سنو تو تم ایسا الٹا کیا کہتے ہیں جس سے محبت کرنا تو نبانا چاہیئے۔ ایسی بے پروائی نہ جتانا چاہیئے۔ اور آج ہانی صاحب نے آپ کے واسطے طرح طرح کے پکوان قسم قسم کے میوے پھول پان تیار کئے ہیں۔

اشٹواپال - ارے سبہ گھوڑوں کا دانہ برابر ناہیں پہنچا وت ایسا کاہے کی ستی بھیئ۔

ویدوشک - بتا جا لیتا جا - اس کمبخت کو کہاں خبر ہے کہ ہم بھی یہاں چھپ کے کھڑے ہیں۔

مالا - کاہ کرن بھئیں کہاں جات ہایں ہم تو مارے ڈر کے کچھ نہیں بولیوں۔ پہلے ایک نوکر رہے جس کا نام (اید نہیں) وہی کا مار مار کر نکال دیں اب ہم کچھ بولیوں تو ہمکا بھی نکال دیں۔

اشٹواپال - ارے مالا کاہے بڑبڑ لوت ہے۔ کام کرت ہے ناہیں۔

مالا - دیکھو ہو اشٹواپال یاد رکھیو ہم آپ کی پوری پوری پھر یاد وکرم مہاراج سے کر یوں۔

اشٹواپال - ارے جا جا تورے وکرم سے کاہ ہووت ہے۔ تورے وکرم کا بھی دو چار دنمیں پورا علاج کر یوں۔

مالا یسسر کیسا مغرور ہوئی گواہے۔ کہت ہے۔ کرو کرم کا علاج کریوں۔

اشٹواپال - ارے ابھی تک وہاں کاہے کھڑا رہیگا۔ تورے گر پڑے نیند بھی ناہیں آوت ہے۔

ویدوشک - بھاگ بھاگ مالا بھاگ +

دونوں کا جانا

اشٹواپال - اب ہم چین سے سووت ہایں یسسری پنگلا کا دادا بھی آئے تو نا ہیں اٹھوں

مدھور ودنتی - افسوس رانی پنگلا کو کیسی نیچ چال سوجھی کہ بھرتری جیسے ہونہار

دانا جہان ہیں یگانہ جوانمردی میں یکتا کو چھوڑ کر ایک نیچ گھومڑے والے سے آشنائی اُٹھائی ہے۔ پھٹکار اس کی چال ڈھال پر ظاہر میں تو کیسی عصمت جتاتی ہے اور باطن میں کیسی بدکاری سے پیش آتی ہے۔ اگر واجبی پوچھو تو اس میں مہاراج صاحب کا قصور ہے۔ کیونکہ وہ اس کو راہ نیک نہیں دکھاتے۔ نہ اچھے لوگوں کی صحبت میں رکھتے۔ علاوہ اس کے خود بھی اس ساتھ عیش وعشرت میں پڑے رہتے ہیں۔ اور میرا اس کو نصیحت کرنا ایسا ہے کہ جیسے مست ہاتھی کی آنکھوں کی مار جو کچھ اثر نہیں کرتی۔

اشواپال۔ بھلا کاہ کا تیار کیں ہے۔

مدہورونتی۔ بتیس طرح کا پکوان آپ کے واسطے رکھا ہے اور تھوڑا ماکشٹ پکایا تھا وہ راجہ جی کو کھا دیا۔

اشواپال۔ ارے کنٹھ راجہ کو کھلائی۔ ہمرے واسطے ناہیں رکھیں بھلا وہ کنٹھ کا ہووت ہے۔

مدہورونتی۔ کنٹھ نام کا کوئی کھانا نہیں۔ کشٹ اس کو کہتے ہیں جو ایسا معمولی کھانا ہوتا ہے۔ توبہ توبہ۔ کیسا مورکھ ہے کہ کشٹ تک نہیں جانتا ہے ایسے کے ساتھ رانی پنگلا نے یاری کی ہے۔ اسکی سمجھ پر دھتکار ہے۔

اشواپال۔ ارے مدہورونتی کاہے بڑبڑات ہے۔

مدہورونتی۔ کچھ نہیں اشواپال جی بائی صاحب تو آپکی ڈیل ڈول پر مرتی ہیں مگر کوئی عقل دانائی کی بات تم میں نہیں ہے یعنے کشٹ تک کا معنے تم نہیں جانتے اور پوچھتے ہو کہ کنٹھ کیا ہوتا ہے۔

اشواپال۔ ارے ہم کا معنہ کھانہ ہے کیا مطلب ہے ہم کوئی لڑکپن کا ٹھور پڑھا دیکا ہے۔

مدہورونتی۔ اگر کچھ اور کہونگی تو زیادہ تیز ہوگا۔ اس سے بہتر ہے چپ رہوں۔ کچھ نہ کہوں اجی اشواپال جی یہ تو میں تم سے ہنسی کرتی تھی۔

اشتواپال۔ ارے واہ رے سکھی تو تری بائی بھی کرت ہے۔
مدہورونتی۔ اچھا اب جلدی چلو نہیں تو گرم بھوجن ٹھنڈا ہو جائیگا۔
اشتواپال۔ ہیں کیا گرم گرم بھوجن ٹھنڈا ہو جائیگا۔ توبہ چابک کہاں گوا۔ تو دیکھ لو۔ پنگلا کی پیٹھ پر سول پان بیڑی اچھی ناہیں پڑا ہیں۔ تو کیا گیا *
مدہورونتی۔ اچھا اچھا مگر چلو گے بھی سہی۔
اشتواپال۔ اچھا چلو ہم آوت ہیں۔ ارے سسرا ابھی سے کون جائے۔ ذرا تن کر سوئے لوں تو پھر جاؤں *

باب دوسرا پردہ چوتھا محل

آنا پنگلا کا

گانا

پنگلا۔ آجائے وہ مورا پیارا سکھ پائے منوا جلدی سے وہ رنگ لادے
ہو اگر اس کو پاؤں دل میں بٹھاؤں۔ ہوں میں اکا پہ قربان جلدی سے وہ۔

زبانی

پنگلا۔ آج ابھی تک مدہورونتی نہیں آئی اور اشتواپال کو بھی نہیں لائی کیا سبب ہے۔ ہاں اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میرے پاس پگڑی نہیں ہے شاید اسواسطے نہیں آیا۔ اس سے بہتر ہے کہ جو مہاراج صاحب نے میرے واسطے زریں ساڑی بھیجی ہے وہ اس کو دوں۔ تاکہ اس کی پگڑی بنائے۔ کیونکہ مجھے میرے یار سے کیا زیادہ ہے۔
مدہورونتی۔ بائی صاحب تمہارے پیارے اشتواپال آتے ہیں۔
پنگلا۔ کیوں مدہورونتی تو اسکے پاس گئی تھی تو وہ کچھ کہتا تھا۔
مدہورونتی۔ بائی صاحب وہ تو ہماری نہ کچھ سنتا ہے۔ نہ اپنی سمجھتا ہے۔ کشٹ بھوجن راجہ جی کو کھلا دیا۔ تو کہنے لگا۔ کشٹ راجہ جی کو کیوں کھلا دیا۔ بائی صاحب

وہ تو دیکھنے میں بھاری ڈیل ڈول کا جوان ہے۔ مگر سچ پوچھو تو بالکل عقل نادان ہے
پنگلا۔ ارے ہم کو اسکی عقل و دانائی سے کیا کام ہے۔ ہمیں تو اپنے کام سے کام ہے
اشوا پال۔ کیوں پیاری کیا حال ہے۔
پنگلا۔ ہاں ہمارا مزاج تو اچھا ہے۔ مگر وہی جو آپ کے بلانے کو گئی تھی تو اس میں خفا ہونے کی کیا بات تھی۔
اشوا پال۔ ارے ہم کاہ جانیں۔ کچھ سسری کنٹھ کنٹھ کہہ رہی۔ اور ہم سے کنٹھ کا معنے پوچھت رہی۔ بھلا ہم کاہ جانئیے۔ کہ کنٹھ کا معنی کیا ہووت ہے ہم کا سوانا ٹوانا سے کیا مطلب ہے ہم کا کوئی لڑکپن کا ٹھور پڑھنے کا ہے ہم تو تم کا ہنڈا ئے کا ہے۔ پیاری اگر تم بولو تو ہیں ایک دوہا بولوں۔
پنگلا۔ ہاں ہاں بولو مگر آہستہ بولو۔
اشوا پال۔ سنو۔ تم عاشق ہم معشوق بائی ہمرا تمرا جی ایک۔
پنگلا۔ اجی یہ تو تم بھول گئے۔ ایسا کہو کہ ہم عاشق تم معشوق۔ تو کیا ہم ہی تمرے عاشق ہیں۔ تم ہمرے عاشق نہیں۔
مدھور ونتی۔ بائی صاحب برابر اشوا پال جی معشوق اور تم عاشق۔ مگر دوہا تو پورا ہونے دو پھر مطلب ملجائیگا۔
اشوا پال۔ ارے ہاں مطبل مطبل سب ملجیوں پیاری تم اس کو یہاں کا ہے ٹھاری رکھت ہو سسری ناحق ہمرا مغز عطر اوت ہے اس کا یہاں سے نکال دیو۔
پنگلا۔ اجی یہ کوئی آج نئی تھوڑی آئی ہے مگر دوہا تو پورا ہونے دو۔
اشوا پال۔ اچھا پیاری جب تو سنو۔ ہم عاشق تم معشوق بائی تمرے بنا ہم کا ناہیں پڑے چین۔
مدھور ونتی۔ واہ واہ بائی صاحب دیکھو اشوا پال جی کیسا دوہا للکارتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اور دوہا کے پراس بھی خوب ملتے ہیں ؟
اشوا پال۔ پیاری یہ کاہ فراش فراش کرت ہے۔ کیا کوئی ہم جھاڑو واڑو دیت ہیں

پنگلا - اجی نہیں یہ تو کہتی ہے۔ کہ ہم کو تم کو کچھ جاگیر دلائیگی۔
مدہورودنتی - دیکھو کیسا عقل کا بادان ہے۔
اشواپال - ہاروان کاہے ناہیں گھوڑے کیسے کیسے پھراوت ہوں۔
پنگلا - کیوں اشواپال جی اگر حکم ہو۔ تو کھانا پان بیڑی سب کچھ تیار ہے۔ کہو تو منگاؤں۔
اشواپال - ہاں ہاں پیاری منگاؤ منگاؤ کا دیر ہے۔
پنگلا - داسی جا سب قرینہ قرینہ سے لیکر آ۔
مدہورودنتی - بہت اچھا بائی صاحب۔
اشواپال - پیاری ایکا اندر بھیجدو۔
پنگلا - داسی تو اندر چلی جا۔

داسی کا جانا

اشواپال - پیاری آج تو کچھ اور دل چاہت ہے۔ کہ ہم کا کھواؤ اور ہم تم کا کھوا دیں
پنگلا - نہیں جی ایسا کبھی نہ ہوگا۔ کیونکہ میں راجپوت کی لڑکی ہوں اور تم قوم کے غیر ہیں۔ غیر اگر ایسا ہوگا۔ تو میں ہٹ جاؤں گی ؛
اشواپال - جھٹ پٹ تنگ کس گھوڑے کو پھرائیکے ایڑی دیکر بوپا دری ہوا میں اڑائیں گے۔ دھند اموراجانے تا ناہیں مورکھ لگائی۔
پنگلا - مجھے تو پیارے تیرے دردفراق میں چلن ناہیں پڑتا ؛

گانا

اشواپال - چل ہٹ پرے ہٹ گھر میں بلائیکے۔ اونچ نیچ سنائے۔ غیر بنائے یاری توری ایسی رانی موہے ناہیں بھاوے ؛

زبانی

اشواپال - ہاں جب مجھے اڑاوت ہو۔ تب ناہیں بھلت ہو۔ اب کھائے کے وقت بھلت جیو جاؤ۔ بس بس تو ہار کھانا رکھدو۔ ہم جاوت ہیں بس ہم کو چھوڑدو۔

پنگلا - بس بس خفا نہ ہو جاؤ - میں آپ بھی کھاتی ہوں اور تم کو بھی کھلاتی ہوں

پنگلا کا اشوا پال کو کھانا کھلانا آپ بھی کھانا

اشواپال - ارے بس بس نا ہیں تو دم نکل جیوں -

پنگلا - اجی دم تو ہمارا اور تمہارا ساتھ نکلیگا - لو یہ پان کی گلوری تو کھاؤ -

اشواپال - پیاری ہم کو ایک بڑی بھاری دکھ ہے - اگر یا کی فکر کرو - تو دکھ ٹلے نہیں تو ہم کو دوں جان سے مارے جائیں -

پنگلا - ہاں ہاں پیارے تم کو کونسا دکھ ہے -

اشواپال - پیاری ہم کاہ کہیں طویلے کے اوپر ہی مہاراج کے بھائی وکرمات رہت ہیں - اور وہ ہر وقت خیال رکھت ہیں - کبھی تو کوئ آدمی بھیجت ہیں - اور کبھی تو آپ چلے آوت ہیں - ہم ضرور انکے ہاتھ سے مارے جیئیں - اگر اس کا بندوبست کرو - تو ہم چین سے بخت چھوڑ سارا دن آواکریں -

پنگلا - ہاں ہاں پیارے تم گھبراؤ نہیں اچھا ہوا جو تم نے مجھ سے کہا - جب تک اس دکھ کو نہ مٹاؤنگی - چین نہ پاؤنگی - تم یہ سمجھو کہ یہ دکھ میرے اوپر ہوتا ہے - آج مہاراج صاحب آئینگے - تو ان سے باتوں میں لا - وکرم کو قتل کراؤنگی نہیں تو شہر بدر کراؤنگی - اس سے آپ بیفکر رہیں *

چوبدار - ہوشیار ہوشیار - مہاراج صاحب تشریف لاتے ہیں -

مدہور ونتی - بائی صاحب - مہاراج صاحب تشریف لاتے ہیں -

اشواپال - ارے سسرا ایکا غضب ہوا - آج ہم کا دیر سے بلائے میں کا آفت میں پھنسائے - ارے ہم کا کہیں چھپا دیو -

پنگلا - کیوں کیوں اشواپال جی تم اتنے میں کیوں گھبراتے ہیں - اگر میرے پاس ہی بیٹھے رہو اور مہاراج بھی آجائیں تو کچھ فکر نہیں -

اشواپال - ارے تمری ہوسیاری ایک طرف رکھو - کہو تو ہم تم کا مائی بولیں

پنگلا - داسی جا اس کو اندھیری کوٹھڑی میں بند کر دے -
مدھور و ونتی - کیوں ہم تو بڑی بڑی ہانکتے تھے - مگر اب کیوں ٹھنڈے ہو گئے
اشوا پال - ارے جلدی چلو کچھ کھٹکا ہوئے تو پھر کیا -

داسی کا اشوا پال کو لیجانا راجہ کا آنا

بھرتری - آئے پنگلا غمگین کیوں ہو - بہ نسبت روز کے آج میں جلدی آیا ہوں
پنگلا - ہاں مہاراج آئے تو جلدی مگر کل سے کچھ دیر ہو گئی -
بھرتری - ہاہا ہیں کیا کہا - اب میں تو کچھ دیر دربار میں بھی نہیں رہتا مگر پیاری جس وقت میں باہر سے آتا تھا تو اس طرف سفید کپڑا کیا نظر آیا تھا ؟
پنگلا - ہاں مہاراج میں کہتی ہوں - آج یہ پنگلا آپ کو نہ ملتی - کیونکہ آپ بخوبی جانتے ہیں - کہ جب آپ دربار میں تشریف لیجاتے ہیں تو میں ماہی بے آب سی پیچ و تاب کھاتی ہوں - آج مینے یہ دلمیں خیال کیا کہ روز کے تلملانے سے ایکبارگی مر جاؤں تو بہتر ہے - مگر کوئی ہتھیار نہ ملا - اور دلمیں یہ سمجھی کہ شاستر کے رو سے بھی منع ہے - پھر یہ آپ کا پاجامہ نظر آگیا - تو مینے سمجھا کہ بس آپ کے پاجامہ کو دیکھ تو آپ کو دیکھ لیا ؟
بھرتری - آہا کیسی میری محبت کا دم بھرتی ہے - مینے جو امر پھل دینے کا ارادہ کیا ہے - سو اسی کو دوں - اچھا پیاری میں کل راج پاٹ پردھان وسینا پتی کے سپرد کر دونگا - تمام دن تمہارے ہی پاس رہونگا ؟
پنگلا - مہاراج ابھی جو آپ امر پھل کہتے تھے وہ کیا ہے -
بھرتری - ہاں پیاری ایک امر پھل مجھ کو ایک براہمن سے دستیاب ہوا ہے اس امر پھل میں یہ وصف ہے کہ جو کوئی عورت یا مرد کھائے نہ جوانی جائے نہ موت آئے - بہتر ہے کہ اس کو تم کھاؤ اور عمر بھر جاودانی پاؤ ؟
پنگلا - جب تو مہاراج سنئے -

گانا

پنگلا۔ مورا بھی جیارا تم بن ہردم زار زار ہوگا۔ نس دن بیکل پلچھن تل تل تہمار ہوگا۔ حال ہمارا فرقت سہ کر بہت خوار ہوگا۔ غم کا سہارا تن من چھوڑ کر سوگوار ہوگا پھل یہ کھا کر امر ہوکر ہمیشہ جی کر تنہا ہوکر صدمہ سہ کر تم بن رہ کر۔ بولرانی بنکر بھر تھر کانپ کر ان جل تجکر غم سے رہ کر ظاہر جی کر باطن مر کر یوں بے قرار ہوگا

زبانی

بھرتری۔ نہیں نہیں پیاری تم گھبراؤ نہیں ایسا نہ ہو۔ کہ جیسے سارس کے جوڑے میں جدائی سے ایک دوسرا تڑپتا ہے۔ کہیں تیرے مرنے کے بعد وہ حال میرا نہ ہو۔

پنگلا۔ تو پھر میرا حال آپ کے مرنے کے بعد ہوگا۔ نہیں مہاراج آپ اسکو کھائیے اور عمر جاودانی پائیے جس سے کہ پرجا کو سکھ ہو۔ میں عورت ذات ہوکر اس کو کھاکے کیا کرونگی؟

بھرتری۔ نہیں نہیں پیاری اس کو تم ہی کھاؤ۔

پنگلا۔ بہت اچھا مہاراج میں اس کو صبح نہا دھو کے کھاؤں گی۔

بھرتری۔ ہاں ہاں پیاری مگر بھولنا نہیں اچھا۔ اب میں دربار میں جاتا ہوں اگر کوئی بات کہنے کی ہو تو کہو۔

پنگلا۔ ہاں مہاراج ایک عرض ہے۔ مگر اس کا انجام سوچتی ہوں۔ تو نہایت خراب ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ نہ کہوں۔

بھرتری۔ پیاری وہ کیا بات ہے جو مجھ سے پردہ کرتی ہو۔ جلد بیان کرو۔

پنگلا۔ کیا کہوں مہاراج مینے کہنے کو تو کہہ دیا۔ مگر اب پچھتاتی ہوں آپ اس کا کچھ خیال نہ کریں۔ کل شیوراتری کے دن جس وقت آپ شیو پوجا کو گئے تھے۔ تو موقع پاکر آپ کے چھوٹے بھائی وکرماوت آئے۔ اور داسی کو بلا کے پانچ اشرفیاں دیکر کہا۔ کہ تیری بائی صاحب سے کچھ کام ہے۔ تو پھر داسی نے حیران ہوکر کہا کہ

جب پہلے آپ آتے تھے تو مثل ماں بیٹے کے بات کر چلے جاتے تھے۔ آج کیا ہوا جو اس طرح پوشیدگی میں بات کرتے ہو۔ تو پھر انہوں نے جواب دیا کہ یہ پندرہ اشرفیاں لو۔ اور رانی سے ملا دو۔ تو پھر داسی نے مجھ سے آکر کہا کہ بائی صاحب آج کچھ وکرم مہاراج کی نیت بگڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور پس اشرفیاں بھی دکھائی۔ تو میں نے داسی کو کہا۔ کہ ان کو بول۔ کہ جس طرح آ گئے آپ مثل بیٹے کے بات کر کے چلے جاتے تھے کیونکہ تم میں اور مجھ میں ماں بیٹے کا رشتہ ہے۔ اور اگر آپ کی نیت بگڑی ہوئی ہے تو میں غیر ہوں۔ اور آپ بھی غیر ہو۔ اس لئے میں نر کا منہ نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔ تو وہ یہ بات سنکر بڑے غصے سے دوڑے تو میں نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔ تو پھر وہ دو تین بار دروازے کو دھکے دیکر چلے گئے۔

بھرتری۔ پیاری یہ کیا واردات ہے۔ وکرماوت تو ایسا نہیں۔ جو اس سے کارزبول ہو۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔

پنگلا۔ جب تو مہاراج میں کیا جھوٹ بولتی ہوں۔ کیونکہ آپ وہ بھائی ہے۔ آپ کو اس کی طرف سے زیادہ محبت ہے۔

بھرتری۔ پیاری تو جھوٹ نہیں بولتی یہ تو سچ ہے۔ وکرماوت نہایت کارگزار کاروائی میں ہوشیار خبردار ہے۔ چاند کو بیوقوف گرہن کیسے لگی۔ یہ بات کس طرح ماننے میں پر میشور جانے یہ کیا ماجرا ہوا۔ اچھا پیاری تم گھبراؤ نہیں۔ آج ہی میں اس کا بندوبست کر دیتا ہوں۔

پنگلا۔ تو مہاراج آپ اس پر کوئی ظلم نہ کریں۔ کیونکہ میں اس کو اپنا بھائی سمجھتی ہوں۔

بھرتری۔ اچھا پیاری اب میں جاتا ہوں ؛

راجہ کا چلے جانا

پنگلا۔ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ امید ہے کہ قتل ہوگا۔ نہیں تو شہر بدر

توضرور ہوگا۔ مجھ کو اپنے بار سے کیا زیادہ ہے۔ یہ امر پھل جو مجھ کو مہاراج صاحب نے کھانے کو دئے ہیں۔ تو یہ بھی اپنے پیارے اشوا پال کو دوں۔ کیونکہ مہاراج جیسا کہتے ہیں۔ ویسا میرے کو اشوا پال کے بغیر چین نہیں آتا۔ بس یہ پھل اسی کو دوں کہ وہ کھائے ❊

گانا

پنگلا۔ اسے سمجھاؤں مناؤں اور پھل کھلاؤں میں۔ اسکو بھی جی میں ہے راہ تکت ہوں میں بیٹھی ہوں۔ کب سے پیا کے آونکی یار۔ ہل مل کے سنگ پی کے عشرت اڑانے کی ہو دیگی رنگ بہار۔ ابتر ہے فرقت میں حالت ہماری آجاوے جلدی سے یار۔ بہلاؤں ملاؤں میں چتاؤں اسے محبت سے ہر بار۔

زبانی

پنگلا۔ بس بس اے دل یہ بات تونے خوب سوچی۔ اے دسی۔

مدہور دونتی۔ جی حاضر ہوئی بائی صاحب۔

پنگلا۔ جا میرے پیارے اشوا پال کو لے آ۔ وہ اندھیرے میں بیٹھے بیٹھے گھبراگیا ہوگا ❊

مدہور دونتی۔ بہت اچھا بائی صاحب لو بائی صاحب یہ آپ کے معشوق آگئے۔

اشوا پال۔ ارے سسر ہمکا اندھیری کوٹھڑی میں بند کردیو اور ہم چمگادڑ کی طرح ادھر ادھر پھرت رہے۔ ہم تو مارے ڈر کے نرم ٹاٹ ہوگئے۔ بس تمہاری دوستی میں یہی ہے نہ آئے پیاری تم سے کبھی ایسا ہو ببت ہے۔

پنگلا۔ وہ کیا۔

اشوا پال۔ تم راجہ کو کھانے میں زہر دیدو تم پھر ہم تم خوب عیش کریں ❊

گانا

اشوا پال۔ ہم راجہ بنیں جان تم رانی بن جاؤ۔ راجہ بنے جان تم رانی بن جاؤ
من آسا پھر سب بر آوے ہل مل کے مجھے اڑاؤ بائی بائی تم رانی بن جاؤ
کوو سیسر کی پھکہ نہ رہے پھر سو پھر ہم سنگ سواؤ بائی بائی تم راج بنجاؤ
زبانی
پنگلا۔ پیارے میں ایسا کرسکتی ہوں مگر اس میں مجھ کو کوئی بات کا اندیشہ ہے ؎
اشوا پال۔ ارے پیاری جو کام کری اس میں ڈری کا پھر اندیشہ کاؤ بات کا ہے۔
پنگلا۔ اے پیارے اس میں اندیشہ یہ ہے کہ جب راجہ کو زہر دیدوں اور راجہ صاحب مرجائیں تو اس کے بھائی بندراج سنبھال لینگے پھر اب جو ہم اتم میں مزے ہیں سو پھر یہ بھی نہ ہونگے۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ زندہ رہے۔ اس کی زندگی میں بھلائی ہے ؎
اشوا پال۔ ارے واہ کبھی کبھی رنڈاپن کا بھی عقل آئی جات ہے خیر پھر ہم سے ایسا نہیں ہوسکت ہم جرور جرور گو دن مارے جوپیں اور ہماری پگڑی پھٹ گئی وہ بھی ابھی تک ناہیں ملی بڑے شرم کی بات ہے۔
پنگلا۔ یہ تو میں جانتی ہوں کہ تمہاری پگڑی پھٹ گئی ہے اے داسی ؎
مدہور ونتی۔ جی ہاں بائی صاحب؟
پنگلا۔ مہاراج صاحب نے جو میرے واسطے زریں ساڑھی بھیجی ہے وہ لے آ تو اس کی پگڑی بنا لو۔
اشوا پال۔ ارے پیاری یہ تو کاہ کرت ہے کہیں اس کے بدلے ہمرا سیس جا یئو؟؟
پنگلا۔ نہیں نہیں تم اس کی پگڑی بناؤ۔ میں تم کو موت سے بھی بچاؤنگی ؎
اشوا پال۔ ہاں ہاں کاہے ہمرے بدلے تم مرجا یئو۔

پنگلا۔ مجھ کو مہاراج صاحب نے ایک امر پھل دیا ہے۔ اور اس میں یہ صفت ہے۔ جو کوئی کھائے تو عمر جاودانی پائے۔ لو یہ پھل تم ہی کھا لو۔

اشواپال۔ پیاری تم یہ کاہ کہت ہو۔ امر اور ہوہیت ہے۔ کستوری اور ہوہیت ہے۔ تم رانی ہو کر ناہیں سمجھت ہو۔

پنگلا۔ نہیں اشواپال جی یہ پھل مہاراج صاحب نے کھانے کو دیا ہے۔ سو تم اس کو کھاؤ۔

اشواپال۔ اچھا پیاری ہم کل فجر اُٹھکے اسکا ناشتہ کریں۔

پنگلا۔ ضرور کھانا۔ بھولنا نہیں۔

اشواپال۔ نہیں نہیں پیاری ہم جرور ناشتہ کریں۔ اچھا پیاری اب ہم جات ہیں۔ وکرماوت کے آون کا بکت ہوئی گوا ہے۔

پنگلا۔ وکرم کا بھی بندوبست کر دیا ہے۔

اشواپال۔ ہاں ہاں پیاری ہم سنت رہے۔ اب ہم جات ہیں۔

پنگلا۔ اچھا جاؤ۔ مگر دوسرے وقت جلدی آنا۔

اشواپال کا جانا

پنگلا۔ داسی آج میرا دل نہایت شاد ہے۔ اس واسطے باغ میں چلیں اور امبن ماتا پوری کی پوجا کر کے دل شاد کریں۔ جس سے کہ اپنی مراد پا دیں۔

مدہوروونتی۔ ہاں بائی صاحب میرا بھی دل یہی چاہتا ہے۔ کئی دن ہوئے باغ میں نہیں گئے۔ بہتر ہے چلو۔

پنگلا۔ اچھا جاؤ اور اپنی سہیلیوں کو باہم سُنا کر باغیچہ میں بُلا لاؤ۔

مدہوروونتی۔ بہت اچھا بائی صاحب میں جاتی ہوں اور سب کو بلا لاتی ہوں +

—— ٭ ——

باب دوسرا - پردہ پانچواں

محل اگلا

راجہ کا آنا چوبدار کو آواز دینا چوبدار کا کرسی لیتے آنا

چوبدار - مہاراج ادہی راج چوہ آگیا -

بھرتری - چوبدار جاؤ وکرم کو بلا لاؤ - کہو وکرم تجھ کو معلوم ہے - بیٹے تم کو کس واسطے بلایا ہے -

وکرم - نہیں مہاراج میرے خیال میں نہیں آیا ہے - آپ نے مجھے کیوں بلایا -

بھرتری - اے وکرم بے راہ راست چھوڑ کر کار زبوں تو نے کیسا کیا -

وکرم - مہاراج کار زبوں میں نہیں سمجھتا یہ آپ نے کیا کہا -

بھرتری - ارے کار زبوں بھی کیسا خاص میرے محل میں اور کہیں نہیں - رانی پنگلا پر بدنیت ٹھانی پھٹکار نا ہنجار تجھ پر اس نے چالاکی سے دروازہ بند کر لیا - ورنہ تیری بدکاری میں کچھ فرق نہ تھا -

وکرم - مہاراج یہ آپ کیا فرماتے ہیں - رانی پنگلا پر بدنیت کروں یہ

گانا

وکرم - آپ کا مہاراج دھیان کیسا - ہرگز نہ کیجئے گا ایسا - ہمرے چلن کو تم پہچانو جھوٹ کہے کو ساچ نہ مانو - آپ کا جھوٹے اس الزام کا بھگوت کیونکر بھار اُٹھاؤں - دل کا اپنے میں سچا کس کو راز بتاؤں (آپ کا مہاراج)

زبانی

بھرتری - گنہگار جب گناہ کی سزا پاتا ہے - تو یوں جھوٹی سچی باتیں

بناتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بچاتا ہے۔ پر میں بھی دیکھتا ہوں۔ اچھا تو ہمارے محل میں گیا تھا۔

وکرم۔ نہیں مہاراج میں تو تین دن سے آپ کے محل میں نہیں گیا کیونکہ آپ سے ملاقات پہلے راج محل میں ہو چکی تھی۔

بھرتری۔ بھلا تو کل شیوراتری جیسے دن مہاکالیشور میں شیو پوجا کرتے کیوں نہیں آیا۔

وکرم۔ مہاراج میں ہمیشہ تنہائی میں شیو پوجا کرتا ہوں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے؟

بھرتری۔ بھائی تیری میں شیو پوجا اور منتر سادھن بخوبی جانتا ہوں۔ تو میرے محل میں رانی پنگلا کے پاس جانے سے کچھ حرکت سمجھتا ہے۔

وکرم۔ نہیں مہاراج اگر ماں کے پاس جانے میں کچھ حرکت ہو تو میں بھی حرکت سمجھوں۔

بھرتری۔ اے کمبخت یہ جھوٹی سچی باتیں چھوڑ دے۔ مجھے یہ تیری باتیں راست معلوم نہیں ہوتی ہیں۔ تو مجھ سے باتوں میں کیوں ملاتا ہے۔ کمبخت تیری آنکھوں میں چربی چھاگئی ہے تو نشہ جوانی میں مخمور ہے۔

وکرم۔ مہاراج میں تو رانی پنگلا کو ماتا۔ اور آپ کو پتا کی جگہ پر سمجھتا ہوں۔ یہ قصور مجھ سے ایسا سرزد نہیں ہوا۔ آپ عورت ناقص العقل کی بات پر وہم نہ کریں۔

بھرتری۔ اے وکرم میں تجھ کو نہایت نیک پارسا جانتا تھا راجاؤں میں بھائیوں کی کچھ اور طرح محبت ہوتی ہے۔ میں نے اس کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ ماتو شری نے مرتے وقت مجھ کو نصیحت کی تھی۔

کہ اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ رکھنا۔ اس سبب سے میں نے تمام راج پاٹ کا کام تیرے سپرد کر دیا اور ہمیشہ تیری عزت کا پاس کرتا رہا۔ تو نے وہ میری مہربانی خاک میں ملا دیا۔ کمبخت اگر ماتو شری کی نصیحت کا خیال نہ ہوتا تو ابھی قتل کروا دیتا۔ اگر تو شہر بدر ہو جا۔ تیرے واسطے یہی بہتر ہے۔

گانا

وکرم۔ بھائی ہے یہ ستم۔ رنج یہ کیسا آپڑا۔ جھوٹا ہے مجھ بھوتان یہ طوفان ہے سا بیگماں۔ شہر بدر مت کرو۔ آخری جانو حال کا مجمل اچھا نہ۔ (بھائی ہے)

زبانی

وکرم۔ بھائی میرے اچھے بھائی مجھ پر یہ ظلم نہ کرو۔

گانا

بھرتری۔ آگے سے ہٹ او مردار۔ ہے تو موری ناہنجار۔ شہر میں میرے تیرا کار۔ کچھ نہیں او مردار۔ کالا مُنہ کر او بدکار۔ صورت نہ دکھلا زینہار۔ چل چل یہاں سے او بیداد۔ زیست عیب دار۔

گانا

وکرم۔ ہے بات یہ میری یاد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ مجھ پہ ناحق ہے بے داد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ نہیں رہنے کے تم بھی شاد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ کیا مجھ کو جو یوں برباد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ اس ملک کی اُجڑے بنیاد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ کرو ایسا ستم اسے بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ مجھے رنج کی دی افتاد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں۔ مجھ پہ ناحق ہے بے داد بھائی ظلم کرتے ہو کیوں ؎

زبانی

بھرتری - اے وکرم ان چھوٹی باتوں سے میرا پیٹ بھر گیا ہے بس
اب یہی بہتر ہے کہ تو سرحد مالوائی جاگیر چھوڑ دے جا کسی اور جگہ چلا جا
وکرم - اے بھرتری تو جو یہ ظلم مجھ پر کرتا ہے - اس کا بدلہ تجھ سے
پریشور لیگا - میرا جھوٹ اور سچ تجھے چند عرصہ میں معلوم ہو جائیگا
اور جب تجھے معلوم ہوگا تو تو بہت پچھتائیگا - اس وقت تجھے اتنا
غم ہوگا - کہ کسی کو دنیا بھر میں نہ ہوا ہوگا - اب میں تیرے کہنے سے
شہر بدر ہوتا ہوں - اے پریشور یہ میرا بھائی دنیا کی عیاشی میں
سرشار رہے - تو اس کا خیال رکھنا بلکہ اس کو نیک ہدایت دینا -
اے پریشور اب میرا نگہبان تو ہی ہے ۰

گانا

وکرم - ستم کی ظلم کا دی ہے - غضب میں جان ہماری ہے - فلک
سے دکھ یہ ٹوٹا ہے - اذیت ہم پہ بھاری ہے - بکایک آئی
خواری ہے - نہایت دشواری ہے - جدا ہوں زندگی سے - موت
کی اب انتظاری ہے جہانتک سرزمین مالوا معمور ساری ہے -
وہاں تک مجھ کو اب رہنے سے بے حد شرمساری ہے ۰

دوہا

نے دانم شدی ایں کیت تقصیر و خطا از من - شدم کہ شہر بدرم چوں
بسا تو سوزن من خستم - سگا ہے کروں بھگوان میں اجین نگری بسائی
جی میں ہے بس کھائے مروں اب مالوا سے کہیں جائیے - مقدر میں
جو لکھا ہے نہیں ٹلتا کسی صورت - کسی کی کیا شکایت ہے اپنی خمیئہ

قسمت - یکایک مجھ سے ہوگئی ہے بھائیوں کو نفرت - عداوت مجھ سے ٹھانی ہے محبت ہے نہ اُلفت غضب مجھ پر ٹوٹا ہے یہ آئی ناگہانی آفت - جہاں میں ہوگئی اے دوستو اپنی عجب حالت - فلک با من کمند ابن جادرین دنیا دو صد ہا - چہ سر رواز میکش بگوئی رب باری ہا - ہائے یہ کیسی بھئی مجھ پر ہے ایک بار - یہاں رہوں تو جل بروں بس چھوڑوں سب سنسار ٭

باب دوسرا - پردہ چھٹا

باغیچہ معہ مندر

گانا اور ناچ

سہیلیاں - کائی ناچے پیاری ناری چلو واری واری جاویں - ہم جاویں تم پر واری پیاری چلو واری واری جاویں - باغ عدن سبز چمن بلبل گل ہر سو ہے اعلےٰ دوبالہ نرالا متوالا پیاری چلو واری واری جاویں ٭

زبانی

مدہوروونتی - کیوں مہارانی صاحب ابھی تک نہیں آئیں -

۱ - سہیلی - مہارانی صاحب آتی ہیں مگر پوجا کا سامان بھی تیار ہے -

۲ - سہیلی - پوجا کا سامان تو سب تیار ہے - مگر رانی صاحب کے آنے میں کیا دیر ہے ٭

۳ - سہیلی - (اندر سے کہنا) ہو ہو مہارانی صاحب آتی ہیں -

مدہوروونتی - ہاں رانی صاحب آتی ہیں - چلو قرینے سے کھڑی ہو جائیں ٭

گانا

سب کا - چلو ملکر سبھی ایکبار - گرد سبز گلشن پہ ڈالو ڈاہ - دیکھو پھر کے

باغ بہار - کرو سیر گلشن پر ڈار ڈار ۔

دوہا

مدہور وونتی - گل کھلے اور پھول کھلے کھل گیا سب گلزار - پر فزا ہے ہر طرف سرسبز ہے باغ بہار ۔
سب - کرو سیر گلشن پر ڈار ڈار - (آنا پنگلا کا)

زبانی

پنگلا - کیوں داسی پوجا کا سب سامان تیار ہے ۔
مدہور وونتی - جی ہاں بائی صاحب سب تیار ہے ۔
پنگلا - اچھا چلو آؤ - امبیکا دیوی ماتا کی پوجا کریں - اور اپنا دامن آرزو گل مقصود سے بھریں - اے ماتا عرض مندوں کی مقصد دینے والی ذرا نظر لطف ادہر ہو - استادہ وست بستہ خدمت میں حاضر ہوں ۔

گانا

پنگلا - بھرت بھوی کو پالنہاری ہے - امبے ماتا - کہ دیوی ہے امبے ماتا ہے تو جگت داتا - کہ جے کہ جے - امبے ماتا - تیج بھگتن پرتھی پال سدا تو ہے آنند داتا - کہ دیوی ہے تو نند شیو شکتی ماتا -
سب - کہ جے جے امبے ماتا -
پنگلا - سکھ سمپت عنایت کرکے سکھ کردے داتا - کہ دیوی سکھ کردے داتا ہے - تو جگت داتا -
سب - کہ جے جے امبے ماتا -
پنگلا - داس جیوں دو کر جوڑا اچھے شب باشا کہ دیوی اچھے شب باشا رہے تو جگت داتا - کہ دیوی جے امبے ماتا ۔

زبانی

پنگلا - اے سہیلیو آج میں ماتا کی پوجا کر کے چمن ہستی میں بامراد ہوں ہر طرح دل شاد ہوں - اس واسطے کوئی چیز گا کر سناؤ - اور ماتا کے من کو رجھاؤ ؏

گانا پنگلا اور سب سہیلیوں کا

روم جھوم ہل مل کر گاؤ سجاؤ سکھیاں ری - ہر پھر کے باہم رنگ رچاؤ سکھیاں ری - ماہ بہار چمن کی دیکھو دکھاؤ سکھیاں ری - گھوم گھوم ہر گن بھاؤ بتاؤ سکھیاں ری - چل بل کر رنگ رلیاں مناؤ سکھیاں رے - گلشن میں ردم جھوم منوا لبھاؤ سکھیاں ری ہر ہر تان پر گرواڈ لاؤ سکھیاں رے ؏

باب دوسرا پردہ ساتواں

راستہ

اشٹواپال - یہ پھل میں کا رانی پنگلا نے کائی کھاتر دیس ہے - سو میں سوچت ہوں یہ پھل کیکا دوں - مورا ایسا کون ہے دوست - ہاں موری دوست وربدا ایکا دوں - کیونکہ اس نے رانی پنگلا سے ملایا - تو یہ پھل ملا - مگر وربدا یہاں کہاں - اور وہ کچھ خوبصورت بھی ناہیں - ہاں ایک موری پرانی دوست ہے اونکا دوں - تو مورے اوپر اور بھی قربان جائے - کیونکہ یہاں تو جب موقعہ ملت ہے تب جات ہوں اور وہاں جب جی چاہے - چلا جات ہوں تو یہ پھل اوئی کا دوں ؏

گانا

اشٹواپال - ہمری داسی پرانی یار ری رے - یہاں سے جا بیٹوں جانی کے گھر دادا سکا کر یوں پیار - پیوں پلاؤں تھوڑی برانڈی مزے میں پھر رات ساری - ہمری داسی پرانی - گرواڈ گا بیٹوں یو پھل

کھلا بیوں داگا میں ایکبار - پیاری سے ملیوں - مجھے روز یوں ہووے عجب بہار -

باب دوسرا - پردہ آٹھواں

مکان تارا

تارا طوائف و گن سندری کا آنا

تارا - کیوں گن سندری آجکل اس شہر میں اپنا روزگار بخوبی چلتا ہے - کیونکہ اکثر امیر اُمرا خاندانی لوگ ناچ مجرے کے لئے آتے رہتے ہیں -

گن سندری - کیوں نہیں بائی صاحب آپ کے حسن و جمال کا شہرہ ہے - ہر ادنےٰ اعلےٰ آپ پر شیدا ہے -

تارا - اور مہاراجہ بھرتری بھی مجھ پر بہت مہربان ہیں -

گن سندری - جی ہاں بائی صاحب آپ کے خوش الحانی یاں دشیریں بیانیاں سے شہرۂ آفاق ہیں - اسی سبب سے تمام حاکم آپ کے مشتاق ہیں -

تارا - کیوں گن سندری آج وہ گنوار اشواپال بیوقوف کیوں نہیں آیا

گن سندری - بائی صاحب اس کا کچھ ٹھکانا ہے -

تارا - اگر وہ آج آئے تو خوب شراب پلا کر بے ہوش کر دینا - پھر جو کچھ اس کے پاس ہو کھیسے ٹٹول کر نکال لینا -

گن سندری - بائی صاحب ایسا کرنے کی ضرورت کیا ہے - وہ تو بیوقوف ہے - جب یہاں آتا ہے تو اُلو بنجاتا ہے -

اشواپال - (اندر سے) ارے در جوایہ کون ہے کھولو ہو پیاری کھولو

تارا۔ کون ہے۔

گن سندری۔ بائی صاحب یہ تو وہی بیوقوف ہے۔ موٹے کی عمر بڑی ہے مگوڑ ہارے کو ابھی یاد کیا تھا۔

تارا۔ اگر ایسا ہے تو جا دروازہ کھول رے۔ اے اشوا پال جی آئیے۔ بڑی کرپا کی۔

اشوا پال۔ پیاری تمہاری پاس آنیکی کرپا کیسی۔

تارا۔ جی ہاں جیسی آپ مجھ پر رکھتے ہو۔ مگر میں نے کل تم سے خرچ کیلئے کہا تھا۔ سو لائے یا نہیں۔

اشوا پال۔ ارے پیاری یہ تو ہم بھول گئے۔ پیاری کل ضرور یاد کر کے لائیوں۔

تارا۔ تم جانتے ہو کہ ہمارا گذارہ اسی پر ہے۔ پھر تم سستی کیوں کرتے ہو۔ بہتر ہے کہ ابھی جاؤ۔ اور خرچ لیکر آؤ۔

اشوا پال۔ ارے پیاری تم تو یوں ٹھٹھا کرت ہو۔

تارا۔ نہیں نہیں اشوا پال جی اس میں ٹھٹھے کی کیا بات ہے۔ ہمارا پیشہ رہیگا۔ تو البتہ

اشوا پال۔ آپ کا پیسہ دئے بغیر ناہیں چلیوں۔ ہمیں تمری سوگند پیاری کل جرور لائیوں۔

تارا۔ میرے میاں اگر برا معلوم ہوا ہو تو معاف کرنا۔ میں مسخری کرتی تھی۔

اشوا پال۔ ایک تم دوسری مالک دہنی کیوں جی یہ کیا ہے۔

(تارا کا اشوا پال کی پگڑی اُتار لینا)

اشوا پال۔ یہ سُسر گجب بھوا۔ چھمیں بھگیوں تو اچھا نہیں یہ تو پردا ہے ایک ہمرے بھائی بنار دوست کی ہے۔

تارا۔ کیا یہ تمہارے بھائی بنار دوست کا ہے۔ جب تو اپنا ہے۔ گن سندری

اس کو گھر میں رکھدے۔

اشواپال - چرائی چیز ہم کیسے دیں مائی۔

تارا - ارے مائی مائی تو کس کو کہتا ہے۔ میں تو تیری عورت ہوں۔ اور تو میرا خاوند ہے۔

اشواپال - ارے یہ سسری تو سچا گئی۔ اچھا پیاری اگر تم ہمری عورت ہے تو ہم تم کا دیت ہے۔ مگر تنک جہر میں نہ پہنو۔ کیونکہ ہمارے ایک اجت دار دوست کی ہے۔

تارا - نہیں نہیں جب میں ہندوستان کے سفر کو جاؤنگی۔ تب پہنونگی۔ آپ اس سے بیفکر رہئے۔ گن سندری جا ایک شراب کا شیشہ لے آ۔

اشواپال - پیاری آج ہم کا کوئی گیت سناؤ۔

تارا - بہت اچھا اشواپال جی۔

گانا

تارا - توری بنتی کروں من مورے رے پیا۔ مورا منوا تم بن گھٹ جات سجنوا - توری - تمرے چرن پر سیس ٹیک دوں۔ جگت جگت جیتی نیاری چین تورے رے پیا۔

زبانی

اشواپال - واہ واہ پیاری واہ واہ اب ہم کا ایک ننچوا دکھاؤ۔ دلکو کھوس بناؤ۔

تارا - بہت اچھا گن سندری جا گھنگرو لے آ۔

(گن سندری کا گھنگرو لے آنا)

گانا

تارا - آج پیا کی میں تو لبھاؤں مرضی۔ جیا پیا کا ہے غرضی۔ آج پیا کی۔ سریلہ نغمہ سر دھر سنا دے تمری کیسی رجوائی بہلائی مرضی۔ جیا پیا سے۔

زبانی

اشواپال - واہ پیاری آج ہم ترے پنجرے گھوڑے سے ایسے کھوس بیٹے اگر راجہ ہوتے - تو سب راج پاٹ تم کا دے دیتے - مگر لیو یہ ایک امر پھل جو راجہ سے بھی بڑھیا ہے - اس میں یا تاثیر ہے کہ جو کوئی مرد یا عورت کھاوے تو اس کا موت نہ آوے -

تارا - بھلا یہ پھل تم نے کہاں سے پایا -

اشواپال - تم کا ایکی پنچات سے کاہ تم کا ای کھائی کا ہے تو کھاؤ -

تارا - جب تو آپ ہی کھاکے امر ہو جاؤ -

اشواپال - پیاری تم ایسی اہوری کا ہی ہووت ہے - اس کا تم ہی کھاؤ -

تارا - اچھا میں کل صبحکو نہا دھو کر کھاؤنگی -

اشواپال - ہاں پیاری کل جرور کھانا - بھولنا نہیں - اچھا اب ہم جاوت ہیں

تارا - اچھا جاؤ - مگر کل جلدی آنا - اور خرچ بھی لیتے آنا -

اشواپال - اچھا اچھا پیاری لائینگے -

(اشواپال کا جانا)

تارا - یہ امر پھل ایک نادر شے ہے - جو مجھ کو اشواپال بیوقوف نے دیا ہے اس کا انجام سوچنا چاہیے - یعنے اس وقت مجھ کو تمام دُنیا کے بدکام کرنے پڑتے ہیں - اگر اس کو کھاؤں تو تمام عمر دشٹ پاپ میں پڑی رہوں جس سے نرک میں داسی ہو - بہتر تو یوں ہے کہ یہ پھل اپنے راجہ بھرتری کو دوں - اس کو وہ کھائے اور جیتا رہے - تو تمام پرجا کو سکھ پہنچتا رہیگا - میں اس کو کھاکے کیا کرونگی - بس بس اے دل یہ بات تو نے خوب سوچی - کیوں گن سندری یہ کیسی بات ہے -

گن سندری جی ہاں بائی صاحب ٹھیک - خیال میں آیا - اچھا نیک مشورہ دیا

تارا - چلو اب راجہ کے دربار میں چلیں - پھر دیر کیا ہے -

گانا

تارا۔ جتنے ہیں زر دار سب میرے خوستگار۔ سب کو رام وہ کر لیتی ہوں فن سے۔ کومل ہو نیک کار یا کوئی بد اطوار۔ سب کو رام جتنے ہیں۔ کوئی سیٹھ ہو سا ہوکار یا ہو زردار مالدار۔ سب کو رام کیسے کرتی ہوں میں کام یہ شب و روز صبح شام۔ تارا بھی ہے میرا نام۔ جانتے ہیں خاص و عام۔ سب کو رام کر لیتی ہوں میں فن سے ۔

ڈراپ سین

باب تیسرا۔ پردہ پہلا

دربار

سیناپتی۔ مہاراج جو ہم کو عرض گزارنی ہوگی۔ تو آپ ہی کو کہینگے۔ پردھان جی سے نہ کہینگے۔

پردھان۔ کیوں صاحب ہم نے کونسی غیر واجبی چال آپ سے چلی۔

سیناپتی۔ غیر واجبی میں نہیں کہتی ہوں۔ مگر آپ اپنے رشتہ داروں کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔

بھرتری۔ نہیں نہیں پردھان جی ایسا ہرگز نہ کیا کرو۔

پردھان۔ مہاراج آپ اس بات بغیر تحقیق کئے مانتے ہو۔ اور سچ جانتے ہو۔ اگر آپ تمام دن دربار میں رہو تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔

بھرتری۔ میں نے تمام راج پاٹ کا کام تم دونوں کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر آنے کی کیا ضرورت ہے۔ جیسا ہو تم آپس میں مل جل کے کام کیا کرو۔

پردھان۔ مہاراج اب ریاست کے پائمال ہونے میں کچھ کسر باقی نہیں رہی

ہے ریاست میں فتور تو واقع ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ ذرا خیال کرو تو بہتر ہے اور زیادہ وقت دربار میں صرف کیا کرو تو بہت ہی بہتر ہے۔

ویدوشک۔ پہلے ایک دوہا سنو تو پھر بولو۔

پردھان۔ کیا ہے بول۔

ویدوشک۔ جل کا ڈوبا نکسے نہ کوئی وہ تو نکسائی ہوئی۔ جو کوئی ڈوبے عشق میں نکساسا نہ کوئی۔ مگر اپنا کہنا تو یوں ہے ارے بھائی۔ ڈوبے تو ہزاروں ڈوبے۔ مگر ڈوبے میں بھی فرق ہے۔ ابھی سیکھنا چاہئے۔ ہم اپنے گھر میں بیٹھے بیٹھے سنگار سجاتے ہیں۔ اور تھوڑے تھوڑے ڈوبے جاتے ہیں۔ گردن تک تو پانی آگیا ہے۔ جب سر پر آئیگا تو پھر بندہ نکلنے کا نہیں۔ پھر بلا سے چاہے گھر بھی برباد ہو جائے۔

بھرتری۔ کیا تو بھی بحرِ عشق میں ڈوبا ہے۔ بھلا تیری عورت کی چال ڈھال کیسی ہے۔

ویدوشک۔ ہاں مہاراج جب تو کہتا ہوں۔ کہ دوپہر کو بارہ چھوکرے جمع کر کے کھانے کو بیٹھتا ہوں۔ اور چھوکروں کی ماں بیٹھے بیٹھے مکھیاں اڑاتی ہے۔ میں اس کا منہ دیکھتا ہوں تو حلق سے نوالا اترتا ہے اور کبھی اس کو پاس بٹھا لیتا ہوں۔ تو دودھ کے دو چھرے چلتے ہیں۔ چھوکرے پیتے ہیں۔ جو باقی بچتا ہے۔ وہ میں لیتا ہوں۔ جیسے بھینس کا دودھ۔

بھرتری۔ اے ویدوشک تجھ کو دربار میں رہتے ہوئے اتنی مدت ہوئی مگر تجھے عقل نہ آئی۔

ویدوشک۔ نہیں مہاراج اس میں جتنا پھنسو پھنستا ہی جاتا ہے اور پیچھے پچھتاتا ہے۔ اس واسطے پہلے خیال کرو تو بہتر ہے۔ میں تو آپ کو جتا دیا۔ پھر کہوگے کہ کہا نہیں۔

بھرتری۔ اے ویدوشک تیرے اس کہنے سے پردھان وسیناپتی

کی باتوں سے میں سب مطلب بخوبی سمجھا - مگر اس میں تم لوگوں کی بڑی بھول ہے ؀

چوبدار - مہاراج ایک طوایف ناچ مجرے کے لیئے آئی ہے ۔ دل میں اُمید لائی ہے - اگر اجازت پاؤں تو لے آؤں -

بھرتری - اچھا حاضر کرو -

(چوبدار کا تارا کو بلا لانا)

تارا - مہاراج بندگی کرتی ہوں -

(جھک کر تین وقت بندگی کرنا)

بھرتری - تاراجی بہت مدت کے بعد آنا ہؤا - اچھا کوئی ناچ گانا دکھاؤ -

تارا - بہت خوب مہاراج -

گانا

تارا - لو راجہ مورے من بیراگی رے - من کا مورا پیارا - لو راجہ - باغ میانے کون کھڑا ہے کیا ہے تیرا نام - ہیرا کنڑی ہے باغ میں رے تارا میرا نام - کھولی کڑیا رے بدیسی پیارے من بیراگی رے ؀

زبانی

بھرتری - اچھا تاراجی کوئی اور چیز گاؤ - اور محفل کو بیخود بناؤ -

تارا - بہت خوب مہاراج -

گانا

تارا - آئی رے من سکھیاں یہاں آئی - توری دعائیں ہوں میں سنائی

دل میں - اُمید ہوں لائی - تمری نگری میں آن بسی ہوں - مراد دل میں پائی
آئی رے -

زیاتی

بھرتری - بہ دھلن جی آج تارا جی سے ہماری طبیعت بہت ہی مسرور ہے - اس واسطے ہم کو یہ منظور ہے کہ آج سے کچھ انکی تنخواہ مقرر کر دی جائے - کوئی معقول تجویز قرار کیجائے -

تارا - مہاراج آپ کی مہربانی تو مجھ پر ہمیشہ ہے - اور اُمید ہے کہ مدام اس طرح رہیگی - مگر آج میں کسی اور اُمید پر آئی ہوں کوئی ضروری عرض لائی ہوں -

بھرتری - ہاں ہاں بیان کرو - وہ کیا عرض ہے -

تارا - مہاراج لونڈی ہندوستان کی سفر کو گئی تھی - تو وہاں بڑی محنت و کوشش سے یہ ایک امر پھل مجھ کو دستیاب ہوا ہے - جسکی صفت یہ ہے - کہ کوئی عورت یا مرد کھلئے - تو حیات جاویدانی پائے کبھی نہ جوانی جائے - اور نہ موت آئے - تو میں یہ چاہتی ہوں کہ اسکو آپ نوش فرماویں تو ہمیشہ کی زندگی پاویں -

بھرتری - تارا یہ پھل تم نے کہاں سے پایا -

تارا - مہاراج یہ پھل مجھ کو ایک جوگی سے دستیاب ہوا ہے نہایت ہی اوتم ہے -

تارا - مہاراج وہ جوگی ہے گاؤں میں -

بھرتری - کونسے گاؤں میں کس جاے پر میں وہاں آدمی روانہ کرتا ہوں -

تارا - مہاراج وہ گاؤں ہے دکن میں -

بھرتری - ہندوستان یا دکن میں کیوں بیچدار باتیں کرتی ہے - سچ

سچ حال کیوں نہیں بتلاتی ہے۔
تارا۔ مہاراج اگر آپ کو یہ پھل کھانے کی خواہش نہیں ہے۔ تو میں واپس لیجاتی ہوں۔
بھرتری۔ اے کمبخت کیوں باتیں بناتی ہیں۔ بیان کیوں نہیں کرتی ورنہ ابھی قتل کروادونگا۔ اگر صاف صاف بیان نہ کریگی۔ جلد بیان کر یہ پھل کہاں سے پائی۔
تمارا۔ (اس میں میرا کیا جاتا ہے۔ وہ بیوقوف اشواپال کہیں سے ہی لایا ہو۔ مگر میں اپنی جان کیوں گنواؤں جو سچ ہے۔ وہ کہہ سناؤں اگر نہ کہونگی۔ تو ابھی قتل ہوجاؤنگی۔ بہتر ہے کہ کہدوں) مہاراج جان کی امان پاؤں تو سچ کہہ سناؤں۔
بھرتری۔ جا میں نے تیری جان بخشی بیان کر یہ پھل تو نے کہاں سے پائی۔
تارا۔ مہاراج آپ کے طویلے کے اوپر وہ سکھلدیا اشواپال نے مجھ کو دیا ہے۔
بھرتری۔ چوبدار جلد جا اور اشواپال کو وہ جس حالت میں ہے۔ اسی حالت میں لا۔
ویدوشک۔ مہاراج اب امر پھل کا درخت بہت پھولا پھلا نظر آتا ہے۔ بھلا امر پھل سے ایک امر ہو یا دو۔
بھرتری۔ نہیں جتنے کھائیں اتنے امر ہوجائیں۔
ویدوشک۔ اگر کاٹ کے دو آدمی ایک ایک پھانک کھائیں تو امر ہوں یا نہ۔
بھرتری۔ ہم کو جس برہمن نے دیا تھا اس نے ایک کے واسطے کہا تھا
ویدوشک۔ میں اس کی بات نہیں کرتا ہوں۔ وہ پھل تو آپ کھاگئے اس کا ذکر نہیں ہے۔ میں تو اس نیئے امر پھل کی بات کرتا ہوں یعنی

آپ سے پوچھتا ہوں ؟

چوبدار - چل بے چل جلدی کا چل کمبخت کہیں کا چل جلدی سے -

بھرتری - کیوں سکھلر یا یہ پھل تو نے کہیں دیکھا ہے - کہیں سے پایا ہے -

اشوا پال - حجور کیسا پھل - میں تو کچھو ناہیں سمجھیوں -

ویدوشک - ارے مہاراج پوچھتے ہیں کہ یہ پھل تو نے کہاں سے پایا -

اشوا پال - یو پھل کیسا اور میں کہاں میں ناہیں جانت ہوں -

بھرتری - او کمبخت یہ پھل تو نے کہیں دیکھا ہے -

اشوا پال - سسری رنڈین کا بسواس ہوئی ہے - میں کہ رہیوں کہ کوئی کا نہ دکھائے - کوئی تو الگ رہیوں - اے سسری تو خود راجہ کا ئی دیکھاوی ہائے ہائے مورا تو ستیاناس بھوا - حجور میں ایسا پھل کہیں نہیں دیکھیو -

بھرتری - ایسا پھل تو نے اپنی عمر میں کبھی نہیں دیکھا ہے -

اشوا پال - یو پھل ایک وکھت رہو - ملے یاد ناہیں آوت ہے -

بھرتری - بھلا کس کے پاس دیکھا -

اشوا پال - ایک برہمن لئے جات رہے - وہی کے پاس دیکھے رہیوں -

ویدوشک - مہاراج وہ برہمن تو کپڑے میں لپیٹ کے بغل میں دبا کے لایا تھا - یہ تو جھوٹ بولتا ہے -

بھرتری - اے اشوا پال سچ سچ بیان کر - کہ یہ پھل تجھکو کس نے دیا -

اشوا پال - مو کا کوئی جوگی دیت رہے -

ویدوشک - طویلے میں یا جنگل میں -

بھرتری - اے نالائق جا میں تجھ کو قول دیتا ہوں کہ جان سے نہ مار ونگا
بول سچ بول -
اشتواپال - اگر جیت رہیوں - تو کہیں ہی پردیس میں جا بھیک اٹھا کے
اپنا پیٹ بھر یوں - سنو ہو مہاراج یوپھل کی بات یہاں پوچھنے لائق
نہیں ہے - اگر یہاں پوچھے ہیں تو تم کا بہت رنج ہوئیے - اس سے
میں تم کا پوشیدگی میں بتائیوں -
بھرتری - مجھ کو پوشیدگی میں پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں -
اشتواپال - یوپھل میکا رانی پنگلا بائی دیس رہے -
بھرتری - ہیں پنگلا نے اچھا کس لئے دیا -
اشتواپال - دوستی خاطر -
بھرتری - اے کمبخت تیری اور اس کی کس طرح دوستی ہوئی -
اشتواپال - راج صاحب میں تمہارے محل کے نیچے کھڑا رہے - تو اوپر
سے یوپھل گرا تو میں اٹھا لیوں -
ویدوشانک - ہاں سمجھا سچ مگر دیر سے -
بھرتری - او بے ایمان میں نے تجھ کو قول دیا ہے کہ جان سے نہ مارونگا
پھر بھی تو نہیں بتلاتا -
اشتواپال - بتاتا ہوں - حضور تمری داسی وہ وربدا رہی اوئی رانی
پنگلا سے ملائی تو یوپھل ملا -
بھرتری - جا اے نمک حرام میں تجھ کو قول دیا - کہ جان سے نہ مارونگا
مگر تیرے واسطے یہ سزا ہے - سیناپتی جی اس بدکار ناہنجار کا آدھا
منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا سوار کر کے شہر بدر کر دو - پردھان جی اب
میں محل میں جاتا ہوں - لہذا دربار برخاست کرو -
چوبدار - دربار برخاست -

باب تیسرا - پردہ دوسرا

محل پنگلا کا

گانا

پنگلا - کیسی جوبن بنی ہے سجنی اولی مثل اکیلی - حسن میں رشک خوب صورت میں بھولی بھالی - کرے چھلبل سب سنبھل پیا کا دل تو لبھالی - مہاراج کو بھرے شوق میں ہے ہولی ہولی سجنی ہر گن بھری جوبن رنگوں میں سجی سجیلی - رنگیں ہیں معمور سجن نکھ بھولی بھالی - بنی دلہن ٹھن مگن پریم رس سے ہوں رنگیلی - عمزہ و انداز ناز سے ڈولی ڈالی -

زبانی

کیوں مدہوروونتی آج کل مہاراج صاحب بالکل مجھ پر محو ہو گئے - اور اسی سبب سے تمام راج پاٹ سیناپتی و پردھان جی کے سپرد کر دیا ہے - یہ کیونکر کہ جب وہ یہاں آتے ہیں تو میں میٹھی میٹھی باتیں کرکے لبھالیتی ہوں - یعنی از خود رفتہ بنا لیتی ہوں -

مدہوروونتی - کیوں نہیں اپنے خاوند کو تابع کرنے کی موہنی تو آپ ہی کے پاس ہے - دیکھئے کہ عرصہ تین ماہ سے فقط دو ایک گھنٹے ہی مہاراج دربار میں جاتے ہیں - اور تمام وقت تمہارے ہی پاس گذارتے ہیں -

چوبدار - ہٹو ہٹو مہاراج صاحب تشریف لاتے ہیں - خاص محل

بن جلوہ فرماتے ہیں۔

پنگلا۔ داسی آج اتنی جلدی مہاراج صاحب آتے ہیں۔ راجہ کا آنا) مہاراج آپ کی سچی محبت اب ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے تو دیکھ دیکھ کے آنکھیں پتھرا جاتی تھیں۔

بھرتری۔ بس اب مصمم ارادہ کر کے آیا ہوں۔ کہ کبھی دربار میں نہ جاؤنگا۔

پنگلا۔ ہاں اگر ایسا ہوگا تو خوب ہوگا۔

بھرتری۔ نہیں تو کیا ہوگا۔

پنگلا۔ بھلا موت کا خوف کیوں نہیں ہے۔

بھرتری۔ ہیں کیا تو بھول گئی جو تو نے امر پھل کھایا ہے۔

پنگلا۔ ہاں مہاراج یہ تو بھول گئی تھی۔ اب مجھ کو موت کا بالکل خوف نہیں ہے مگر جب آپ یہاں نہیں ہوتے تو میرے نزدیک مرنے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اور جب آپ آتے ہیں تو میری جان میں جان آتی ہے۔

بھرتری۔ ہاں جب مرد تیرے پاس آتا ہے تو تیری جان میں جان آتی ہے۔

پنگلا۔ مہاراج آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔

بھرتری۔ سچ تو کہتا ہوں۔ عورت کا جی مرد ... ہاں مگر وہ امر پھل تو نے کب کھایا تھا۔

پنگلا۔ وہ تو جب آپ نے دیا تھا۔ اس کے صبح کو میں نے کھالیا تھا

بھرتری۔ بھلا کس چیز سے کاٹ کر کھایا تھا۔

پنگلا۔ یہ آپ کیا پوچھتے ہو۔ کس سے کاٹ کر کھایا۔ چھری سے داسی جواہرات جڑی چھری میری ہیٹی میں رکھی ہے وہ لا۔

مدہورو ونتی - بائی صاحب وہ چھری سے آپ نے کب کاٹ کر کھایا تھا -
پنگلا - ہاں ہاں یاد آیا - وہ تو ہیں نے دانت سے کتر کر کھایا تھا -
بھرتری - اے پنگلا وہ پھل تو نے نہیں کھایا - وہ پھل کہاں ہے مجھ کو دے -
پنگلا - مہاراج یہ آپ کہتے ہو - آپ کے سامنے میں کبھی جھوٹ بولتی ہوں -
بھرتری - تو جھوٹ نہیں بولتی - یہ سچ ہے مگر وہ امر پھل کہاں ہے
پنگلا - ابھی تک آپ کو یقین نہیں آیا - اگر میں نے وہ امر پھل نہیں کھایا ہو تو تمہارے سر کی قسم ہے -
بھرتری - میں تمہاری قسم نہیں مانتا ہوں -
پنگلا - شاید آپ کو کسی نے بہکایا ہے - اگر میں نے نہیں کھایا - تو کس نے کھایا - یہاں دوسرا اور کون ہے - آپ ہیں یا میں - وہی کیوں تو نے بھی نہیں کھایا تھوڑا سا امر پھل -
مدہورو ونتی - نہ بائی صاحب بینے تو ہاتھ بھی نہیں لگایا -
پنگلا - جب شاید میں نے کل کھایا ہے - یہ میری بھول ہوگئی ہے کہیں آپ نے میری پیٹی میں سے تو نہیں چرا لیا - اور کھا گئے ہو -
بھرتری - ہاں کھانا تو مجھ کو ہی تھا - مگر میری بھول ہو گئی جو تم کو دیا - اے پنگلا وہ پھل تو نے کسی غیر مرد کو دیا ہے -
پنگلا - کیا غیر مرد بھلا آپ کے سوا کوئی مرد زمین پر ہے میں نے تو آپ کے بغیر کسی کو نہیں دیا ہے -
بھرتری - ہاں مگر امر پھل سے ظاہر ہوتا ہے کہ تو نے کسی کو

ہیں جلوہ فرماتے ہیں۔
پنگلا۔ داسی آج اتنی جلدی مہاراج صاحب آتے ہیں راجہ کا آنا) مہاراج آپ کی سچی محبت اب ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے تو دیکھ دیکھ کے آنکھیں پتھرا جاتی تھیں۔
بھرتری۔ بس اب مصمم ارادہ کر کے آیا ہوں۔ کہ کبھی دربار میں نہ جاؤنگا۔
پنگلا۔ ہاں اگر ایسا ہوگا تو خوب ہوگا۔
بھرتری۔ نہیں تو کیا ہوگا۔
پنگلا۔ بھلا موت کا خوف کیوں نہیں ہے۔
بھرتری۔ ہیں کیا تو بھول گئی جو تو نے امر پھل کھایا ہے۔
پنگلا۔ ہاں مہاراج یہ تو بھول گئی تھی۔ اب مجھ کو موت کا بالکل خوف نہیں ہے مگر جب آپ یہاں نہیں ہوتے تو میرے نزدیک مرنے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اور جب آپ آتے ہیں تو میری جان میں جان آتی ہے۔
بھرتری ہاں جب مرد تیرے پاس آتا ہے تو تیری جان میں جان آتی ہے۔
پنگلا۔ مہاراج آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔
بھرتری۔ سچ تو کہتا ہوں۔ عورت کا جی مرد . . . ہاں مگر وہ امر پھل تو نے کب کھایا تھا۔
پنگلا۔ وہ تو جب آپ نے دیا تھا۔ اس کے صبح کو میں نے کھالیا تھا
بھرتری۔ بھلا کس چیز سے کاٹ کر کھایا تھا۔
پنگلا۔ یہ آپ کیا پوچھتے ہو۔ کس سے کاٹ کر کھایا۔ چھری سے داسی وہ جواہرات جڑی چھری میری پیٹی میں رکھی ہے وہ لا۔

مدہورو ونتی - بائی صاحب تو چھری سے آپ نے کب کاٹ کر کھایا تھا۔

پنگلا - ہاں ہاں یاد آیا - وہ تو ہیں نے دانت سے کتر کر کھایا تھا۔

بھرتری - اے پنگلا وہ پھل تو نے نہیں کھایا - وہ پھل کہاں ہے مجھ کو دے۔

پنگلا - مہاراج یہ آپ کہتے ہو - آپ کے سامنے میں کبھی جھوٹ بولتی ہوں -

بھرتری - تو جھوٹ نہیں بولتی - یہ سچ ہے مگر وہ امر پھل کہاں ہے

پنگلا - ابھی تک آپ کو یقین نہیں آیا - اگر میں نے وہ امر پھل نہیں کھایا ہو تو تمہارے سر کی قسم ہے۔

بھرتری - میں تمہاری قسم نہیں مانتا ہوں۔

پنگلا - شاید آپ کو کسی نے بہکایا ہے۔ اگر میں نے نہیں کھایا - تو کس نے کھایا - یہاں دوسرا اور کون ہے - آپ ہیں یا میں - داسی کیوں تو نے بھی نہیں کھایا تھوڑا سا امر پھل -

مدہورو ونتی - نہ بائی صاحب میں نے تو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

پنگلا - جب شاید میں نے کل کھایا ہے - یہ میری بھول ہوگئی ہے کہیں آپ نے میری پیٹی میں سے تو نہیں چرالیا - اور کھا گئے ہو۔

بھرتری - ہاں کھانا تو مجھ کو ہی تھا - مگر میری بھول ہو گئی جو تم کو دیا - اے پنگلا وہ پھل تو نے کسی غیر مرد کو دیا ہے۔

پنگلا - کیا غیر مرد بھلا آپ کے سوا کوئی روئے زمین پر ہے میں نے تو آپ کے بغیر کسی کو نہیں دیا ہے۔

بھرتری - ہاں مگر امر پھل سے ظاہر ہوتا ہے کہ تو نے کسی کو

پلایا ہے۔

پنگلا۔ اس بات پر وہم کرنا اچھا نہیں۔ ایسے امر پھل تو دنیا میں ہزاروں ہونگے۔

بھرتری۔ جب تو امر ہوئے لوگ بھی دُنیا میں بہت سے ہونگے۔

پنگلا۔ پھر آپ اس بات پر کیوں وہم کرتے ہیں۔

بھرتری۔ اے پنگلا سچ سچ بیان کر۔ کہ وہ پھل تو نے کسی کو دیا ہے اور تو نہیں کھایا۔

پنگلا۔ پران ناتھ وہ تو میں نے کھایا ہے آپ کی قسم بھی کھاتی ہوں۔ مگر آپ نہیں مانتے تو آپ کی مرضی۔

بھرتری۔ کیوں وہ پھل تو نے کھایا ہے۔ دیکھ اے نیچ نالائق یہ کہاں سے آیا۔

مدہورو ونتی۔ سائی صاحب یہ پھل تو وہی معلوم ہوتا ہے۔

بھرتری۔ اے کمبخت تو نے بھی کبھی مجھ سے نہ کہا مگر اس میں تیرا کیا قصور۔ اگر یہ نیک چلن ہوتی۔ تو کیوں کالامنہ کرتی۔

مدہورو ونتی۔ مہاراج میرا قصور کوئی نہیں ہے۔ میں تو رانی صاحب کے ڈر سے آپ کو کچھ نہ کہی۔

پنگلا۔ پران ناتھ ایسا پھل اور دُنیا میں نہیں۔

بھرتری۔ اے بے عزت نالائق ابھی تک بے حیائی کا پردہ سر سے دُور نہیں کرتی:

پنگلا۔ ہائے ہائے اس امر پھل نے تو میرا ستیاناس کر دیا۔ مہاراج مجھ کو دریدر جانا خوب کر گئی۔

بھرتری۔ او نیچ نالائق اس میں تیرا قصور ہے۔ اگر تیرا دل بے ایمان نہ ہوتا تو ہرگز دریدا کے کہنے پر نہ چلتی۔ نیچ دریدا

پہ رحم کھا کے یہاں پر رکھا۔ تو اس نے غضب کیا۔ اے پنگلا رانی بدکار تجھ پر سو سو پھٹکار۔ کہ مجھ جیسے راجہ بھرتری کو چھوڑ کر ایک ادنیٰ پنچ نالائق گھوڑے والے سے آشنائی کی۔ تیرے مت پر پھٹکار ہے۔ افسوس تو نے راجپوتوں کی قوم کو بٹہ لگا دیا اسے کمبخت دوسری تین سو رانیاں چھوڑ کر تجھ پر محبت رکھتا تھا۔ اور وہ ہر چند خواہش کرتی تھیں مگر میں تیرے سکھ سے سکھی اور دُکھ سے دکھی۔ اس طرح تیری تابعداری کرنی منظور کی تھی۔ تو نے وہ سب میری مہربانیاں دھول میں ملائیں اے ناپاک ابھی اس تلوار سے تیری دو ٹکڑے کر ڈالتا۔ مگر کیا کروں۔ کہ ستری ہتیا سے خوف آتا ہے۔ اے دھرتی تو پھٹ جا۔ اور اس منحوس کو جلدی اپنے میں غارت کر لے۔ بس آج سے تیری میری آخری ملاقات ہے۔ اے رنگ محل تو جل کے خاک ہو جا۔ کہ یہ راجہ بھرتری اب تجھ میں قدم نہ رکھے گا۔ یہ راج پاٹ چھوڑ۔ جوگی بنے جنگل میں چلا جائیگا۔

پنگلا۔ ہر ہر سن کر ہائے بھگوان پران ناتھ ذرا ٹھیرو تو سہی۔ ہائے غضب ہوا۔ رے غضب۔ ورید اتو نے مجھ کو پھنسا کر میرا ستیا ناس کر دیا۔

گانا

پنگلا۔ کیا ہوا اندھیر غم نے مجھ کو لیا ہے گھیر۔ ہائے فلک نے لیا ہے مجھ سے کوڑ جنم کا بیر۔ پنچ سے اُلفت جوڑ کے میں نے ہائے کیا اندھیر۔ رسوا میں ہو گئی جگت میں ہوئی نہ کچھ بھی دیر۔ پیتم بھی مجھ سے ہو گئے ناراض پھیر سے

بخت نے کھایا ہیرے وریدا تو نے یہ دن دکھایا گر گئی مجھ
کو دہیرے۔

باب تیسرا۔ پردہ تیسرا

راستہ

گانا

پردھان وسینا پتی۔ مار و جوتی اور پیزار۔ یہ تو بڑا ہے بدکار۔
اشواپال۔ موہے چھوڑو اے سردار۔ پھر نہ کروں اے سرکار۔
دیدو ستکسا۔ ہوگئے رانی کا دیوانہ۔ اس نے راجہ کو نہ جانا۔ اس
کو کنوئیں میں لٹکانا۔ اس کو آگ میں جلانا۔
اشواپال۔ موہے چھوڑو اے سردار۔ پھر نہ کروں اے سرکار۔
" اس کے کانوں کو کاٹوں (اشواپال) نانانا
" آنکھوں کو پھوڑوں " نانانا
" دانتوں کو توڑوں " نانانا
" نہ مانا میں اس سے تو عجب نہ کھوتا۔ جو لکھوں ہیں
لکھاؤں بس ہے ہوتا۔
دے جوتا۔ دے جوتا۔ دے جوتا

زبانی

سینا پتی۔ کیوں اے نمک حرام بد انجام یہ تو نے کیا کام کیا۔
افسوس اپنے راجہ بھرتری نیک انسان با ایمان بھاگوش
رعیت کے پاس بان تو نے انہیں کا نمک کھا کے کیا نقصا

افسوس مہاراج کا حکم نہیں ہے۔ نہیں تو کرتا تجھ کو جان
سے بے جان۔

اشتواپال۔ اب کاہ کروں بھگوان بڑی آپھت آن پڑی۔ ہائے
ہائے تورا ستیاناس ہوئے۔ سسری ودیادھر کا آپھت ہیں
پھنسائی۔ تا ایکا کہنے پر چلتے نہ رانی سے ملتے۔

ویدوشک۔ اب تو یہ سوجھی پہلے نہ خیال آیا کہ کرما گرم کرتا ہوں۔
مگر منہ جلیگا۔ سیناپتی جی میں ایک روز طبیلے میں گیا تھا۔
تو مجھ کو مارنے دوڑا تھا۔ اور مہاراج کا حکم نہیں مانتا تھا
اب اس کے کان و ناک کاٹ کر شہر بدر کرو۔

سیناپتی۔ ویدوشک جی اب اس کے کان ناک کاٹ کے کیا کروں۔
جو اس نے کیا۔ اس کی سزا پا چکا۔ اب میں جاتی ہوں اب
تم بھی جاؤ۔ اپنے بال بچوں میں آرام کرو۔

ویدوشک۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ جو چڑھتے ہیں وہ پڑھتے ہیں۔
یہ بنچ سائیں اپنے زبردست لوگوں کو ازحد ستاتا۔ اور
بیچارے مالا کی تو چمڑی ادھیڑ دیتا تھا۔ مہاراج نے سیناپتی
کو حکم دیا ہے۔ اگر مجھ کو حکم دیتے تو گھانس اور مٹی کا تیل
ڈال کر جلا دیتا۔ خیر اب میں جاتا ہوں۔ اور اپنی عورت کو
یہ حال سناتا ہوں۔

باب تیسرا۔ پردہ چوتھا

اگلا مکان

بھرتری۔ بھلا عورتوں کا کیا اعتبار کیا جانے۔ آرے جس کو میں ایک

دم بھی نہیں بھولتا تھا - اس کو کچھ بھی خیال نہ آیا - میں عورتوں کے فریب پہچاننے میں بڑا ہی کچا نکلا - دوسرا اس شخص کے واسطے تین مرتبہ میں نے کچھ بھی خیال نہ کیا - اے پنگلا تو نے مجھ کو خوار کر دیا - مگر میرا چھوٹا بھائی وکرم جس نے اچھی طرح ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا - اس کو بھی تو نے میری نظروں سے گرا کر دور کر دیا - شہر بدر کروا کے مجبور کر دیا - اے وکرم بیشک تیرا کہنا سچ تھا کہ جیسے رام اور لکھشمن کی محبت تھی ویسی ہی تیری محبت مجھ کو نظر آئی - ارے عورت کی محبت جھوٹی سو جھوٹی نظر آئی - مگر بھائی کی محبت سچی تو سچی نظر آئی - ہاں بڑوں کا کہا سچ ہے - کہ عورتیں تو دنیا میں ہزاروں ملتی ہیں - ارے عورتیں تو کیا - بلکہ دنیا کی ہر ایک چیز دستیاب ہو سکتی ہے - مگر پیارا ماں جایا بھائی کسی کو نصیب نہیں ہوتا - ہائے ہائے میں نے کیا کیا - باتیں یاد کروں - اے وکرم تو میری طرف سے اپنا دل صاف کرنا - کیوں کہ یہ بھرتری اب مالواولیس کا راجہ نہیں ہے - یہ تو جنگل بسانے جوگی بننے جاتا ہے اور یہ ایشوری امر پھل میں ہی کھا کے امر ہو جاؤں یہی بھگوان کی مرضی ہے -

گانا

بھرتری - یہی اب جی میں ٹھانی ہے - یہی نیت ہماری ہے - بنوں
جوگی رہوں جنگل یہ دنیا دونی ساری ہے - اس جگت
میں لگتا نہیں اب میرا دھیان و گیان - چھوڑ بکھیڑے
دنیا کے اب میں گھر گھر مانگوں دان - فقیری اب تو لینا ہو

بہت عشرت گزاری ہے۔ عورت کا اعتبار نہ مانو اس جگت میں زینہار۔ عاقل و دانا مرد سیانا ان سے رہے ہوشیار نہیں تو یہی خواری ہے۔ جواب حالت ہماری ہے۔

باب تیسرا پردہ پانچواں

پہاڑ

بھرتری۔ آہا کیا ہرے بھرے پہاڑ ہیں۔ کیا سرسبز درختوں کی چھاؤں ہے۔ اب یہاں قدم کروں۔ چندے آرام کروں تمام جہان سے عمدہ مکان ہے۔ ہاں ہاں ادھر کون جوگی لوگ بیٹھے ہیں۔ اور جو اُن میں بلندی پر بیٹھے ہیں۔ وہ ان کے گرو معلوم ہوتے ہیں۔ شاید انہوں نے بھی دنیا کو ترک کرکے جنگل بسایا ہے۔ بس میں بھی ان کے پاس جاکر جوگی بن جاؤں۔ دُنیا کا

گورکھ۔ گرو جی سمادھی سنکلپ کی اود پورن ہو گئی۔

مکشندر۔ بچہ گورکھ تجھے میرا کون پڑا۔

گورکھ۔ گرو جی جو مالوے دیس کا راجہ بھرتری ہے۔ جوگ لینے آیا ہے۔

مکشندر۔ بچہ گورکھ راجہ سے بھیک دھارن ہوگا۔

گورکھ۔ مہاراج ہم نے اس کی بہت ہی کسوٹی کی ہے۔ مگر یہ سنسار میں بہت درشٹی دیکھن مادا ہے۔

بھرتری۔ گرو جی مہاراج یہ بھرتری قدم بوس ہو کر عرض کرتا ہے۔

مکشندر۔ بچہ بھرتری تو بھیک دھارن کرنے کو آیا ہے۔ مگر یہ کام بڑا مشکل ہے۔ تجھ سے گورکھ نے سب کہا ہوگا۔

بھرتری۔ مہاراج میں دُنیا کا سب کاروبار چھوڑ کر آپ کے پاس آیا

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں - آپ مجھ کو اپنا سا بنا لیجئے دُنیا کے کشٹ دُکھ میرے من سے مٹا دیجئے -

بچہ بھرتری تو جوگ لینے کو آیا ہے - مگر یہ بڑا پرش ترہا پرش دال کا کام ہے - تم راجہ لوگ راج کرو - اور رانیاں بھوگو - یہ کام تم سے نہ ہوگا - اگر ایسا ہی عہد کر کے آیا ہے تو ٹھہر بیٹھ جا - (چیلے سے) جا رے گرو گشندر ناتھ ابھی سمادھی میں ہیں - جب تک اُٹھیں گے - تب تک کہیں گے -

بھرتری - اچھا گرو مہاراج میں یہاں بیٹھتا ہوں -

گورکھ - کیوں مکٹ پھارنی جی اب گرو کا سمادھی سے اوٹھاؤں ہونے کا وقت آ گیا ہے -

۱ چیلا - گرو جی وقت تو ہو گیا ہے - دھونی لگاؤ -

۲ - چیلا - نہیں بھائی ٹھہرو ٹھہرو ابھی تھوڑی دیر اور ہے - معلوم نہیں آگے گرو گشندر ناتھ ہیں -

یہ بھرتری اب مالوا دیس کا راجہ نہیں ہے - یہ تو جنگل بسانے جوگی بننے جاتا ہے اور یہ ایشوری امر پھل میں ہی کھا کے امر ہو جاؤں یہی مہادیو جی کی مرضی ہے -

گانا

بھرتری - یہی اب جی میں ٹھانی ہے - یہی نیت ہماری ہے - بنوں جوگی رہوں جنگل یہ دنیا دو نی ساری ہے - اس جگت میں لگتا نہیں اب میرا دھیان و گیان - چھوڑ بکھیڑے دُنیا کے اب میں گھر مانگوں دان - فقیری اب تو لیتا ہوں

گانا

سب کا - سنسار سماج کرو لیڈر ہر جگ ہر پر در چیلوں کے - کوئی آن بن اٹھ کر جھٹ کر ہونگے - پرشن چیلوں کے - گوراج سنا اس بن میں ہم کو سکھ بسر کرتے ہیں - ہر بار ہمیں اس تھاں پہ آکر ہر ہر جاتے ہیں - ہم بھم درس پرس سے شاد ہونگے ہم الگ الگ دیگر دیگر کریں گے - دور غم - اب مکشندر ناتھ گرو کے ساتھ مل کے ہم - عجب آں عجب یاں شاں شاں آیا *

زبانی

گورکھ - گروجی آدیس -

مکشندر - کون ہے مجھے سمادھی سے اوتھان کیا -

گورکھ - گروجی سمادھی شٹ کلپ کی اود پورن ہو گئی -

مکشندر - بچہ گورکھا تجھے میرا کون پڑا -

گورکھ - گروجی جو مالوے دیس کا راجہ بھرتری ہے - جوگ لینے آیا ہے -

مکشندر - بچہ گورکھا راجہ سے بھیک دھارن ہو گا -

گورکھ - مہاراج ہم نے اس کی بہت ہی کسوٹی کی ہے - مگر یہ سنسار میں بہت درشٹی دیکھین ہارا ہے -

بھرتری - گروجی مہاراج یہ بھرتری قدم بوس ہو کر عرض کرتا ہے -

مکشندر - بچہ بھرتری تو بھیک دھارن کرنے کو آیا ہے - مگر یہ کام بڑا مشکل ہے - تجھ سے گورکھ نے سب کہا ہو گا -

بھرتری - مہاراج میں دنیا کا سب کاروبار چھوڑ کر آپ کے پاس آیا

ہوں - آپ مجھے بے آس نہ کیجئے ۔

مکشندر - بچہ بھرتری بنا آس دھارنا بھگوے کپڑے پہننا - سر پر جٹا رکھنا - شام سویرے بھکشا جانا - نت الکھ نرنجن کا دھیان لگانا - الپ آہار کرنا یہ تجھے نہیں ہوگا - بچار دیکھ ۔

بھرتری - گرو مہاراج یہ سب دنیا کے کام سے بہتر ہے ۔

مکشندر - ست نرنجن دیکھ بچا تیرے بنا رانی ماتش میں کلیش ہو رہا ہے - پرجا بھی آکر بہت ند کرتی ہیں - پردھان لوگوں کا چت دیگر ہو گیا ہے - اس سے بہتر ہے کہ تو جا اپنی نگری میں راج کر ۔

بھرتری - نہیں مہاراج میں سب ملک و مال چھوڑ کر آپ کے پاس آیا ہوں - اگر آپ مجھ کو واپس بھیجو گے تو میں اپنے آپ کو راستے میں ہلاک کرونگا - مگر وہاں پر ہرگز نہ جاؤنگا -

مکشندر - اچھا چیلے تم اس کے اچھے کپڑے ہیں وہ اُتار کے پھینک دو - اور اس کو بھگوے کپڑے مرگ پرن راون ہتیا کمند نوسیلی کفنی پہنا دو ۔

گورکھ - بہت اچھا گرو مہاراج - چیلو بھرتری کے کپڑے و زیور اُتار کے کفنی پہنا دو ۔

مکشندر - بچہ بھرتری تو اپنے رانیوں کے پاس جا اور مایاں کہہ کے بھکشا مانگ لا ۔

گورکھ - چیلے تم بھی اس کے ساتھ جاؤ - ساؤ دھان ہو کر پیچھے آؤ ۔

چیلے - بہت اچھا گرو مہاراج ہم سب سنگ جاتے ہیں ۔

باب تیسرا - پردہ چھٹا

محل پنگلا

پنگلا - (وائے ستم یہ کیا غضب ہوا) کیوں داسی - شہر کی کیا خبر ہے - مہاراج کو کہیں دیکھا یا کچھ حال سنا -

مدہوروتی - رانی صاحبہ تمام اوجین میں اندھیرا ہو گیا ہے - مہاراج راج پاٹ چھوڑ کر جنگل کو چلے گئے ہیں - ہر ادنے و اعلے ان کے غم میں گرفتار ہیں - زار زار روتے ہیں -

پنگلا - ہائے ستم یہ کیا غضب ہوا - کیا رنج و تعب ہوا؟

گانا

پنگلا - مورا گہبراوے جیارا رے دھڑکت ہے موری چھتیا رے - پیتم پیارے چھوڑ گئے اور چھوٹا سب سنسار - گرم دھرم سب لٹ گیا - موری ہائے یہی اکیبار (دھڑکت)

شعر

دیو پیارا دکرم میرا کیسا نیا مشار
بھولی قسمت نہ اپنے ایسے کیا خوار -
اٹھوا بال سے ست لگ گئے ہیں بدکار
اپنے بیگانے پھر گئے رہی ہوئی خوار رونا

زبانی

پنگلا - داسی جب مجھ کو میرے کرتب یاد آتے ہیں تو اوسان چھوٹ جاتے ہیں - میں ایسی بدکار ناپاک پاپی کمبخت ہوں - کہ کتنا بھی پچتاؤں گی - ہائے مانوپتی مہاراج سرتاج کو میں نے اپنے ہاتھ سے کھو دیا - اور اس کو کیا کیا دکھ دیا - پرمیشور میرا کہاں ٹھکانا ہوگا - اس سے بہتر ہے کہ میں اپنی ورگذر دوں دنیا سے مر مٹوں ؏

مدھور ونتی - بائی صاحب یہ کیا کرتی ہو - اپنے ہاتھ سے مرنا حرام ہے - کیا نہیں سمجھتی ہو - ایسا خیال کبھی نہ کرنا جو ہونا تھا سو ہو گیا ؏

پنگلا - داسی اب میرا جینا بالکل بیکار ہے - میرے دل میں تو جو خیال آتے ہیں تو یہی معلوم ہوتا ہے - کہ خود کو ہلاک کروں ہائے میں نے مہاراج کو تو دغا دیا - مگر وکرمات میرا دیور جو مجھ کو ماں سے زیادہ سمجھتا تھا - اس کو بھی میں نے جھوٹا الزام لگا کر شہر بدر کرا دیا - ناحق دکھ پہنچایا ؏

مدھور ونتی - ہائے بائی صاحب جب وکرمات کو مہاراج نے شہر بدر کیا تھا - تو اس وقت تمام پرجا کو رنج و الم ہوا تھا ہر ایک روتا پیٹتا تھا -

پنگلا - ہائے یہ تو میرے جگر کو چاک کرتا ہے -

گانا

پنگلا - ہائے ہائے یہ کیا اندھیر ہو ویدا کی میں نے جنم کرم کو دی

اے داسی سُن ذرا تدبیر کچھ بتادے - ایسا مشورہ اس غم سے ہوں رہا - مہاراج کو منا اور بخشوا خطا - کچھ ایسا تو سکھا - ہو پورا مدعا اگر یہ نہیں ہوُا تو ہونگی میں فنا دنیا میں بے حیا میں مُنہ دکھاؤں کیا ؟

زبانی

پنگلا - مدھورونتی مجھ کو ایک سفید ساڑھی لادے - باقی عمر اب بھگوت کی پرستش میں گزارونگی ؟

باب تیسرا - پردہ ساتواں

محل

۱ - داسی - کیوں بہنا کچھ معلوم ہے کہ اپنے مہاراج بھرتری جوگی بننے گئے ہیں -

۲ - داسی - ہاں ایسا میرے سُننے میں آیا ہے کہ وہ جوگی بننے گئے ہیں - کوئی دم میں یہاں آنا چاہتے ہیں -

۳ - داسی - اچھا ان کو آنے تو دو ان کے رانیوں کے سامنے سے جانا ان کو مشکل ہے - بھلا چندر کلا ان کو کب جانے دیگی -

۴ - داسی - اجی مجھ سے جس طرح ہو سکیگا - ان کو ہرگز نہ جانے دونگی۔ لو آنا بھرتری معہ جوگیوں کے ؛

گانا

سب واسی - ہائے ہائے تم بن رنی ہے او جین نگری - تم بن روتی ہے پرجا یہ سگری -

۱- واسی - کرو محلوں میں اب تم آرام - کبھی نرناری کرتے ہیں کھڑے رام رام ہوا جاتا ہے ہر ایک ناکام ہائے - ہائے -

۲- واسی - ایک طرف کرشنا کنواری ہے روتی - رانی چندر کلا جان کھوتی سگری نگری نہیں چین سے سوتی - رے ہائے - ہائے -

۳- واسی - عرض الوپتی راج مان جاؤ - سونی گاوی کو آؤ بساؤ نہیں پرجا کو اتنا رلاؤ - رے - ہائے - ہائے -

۴- واسی - چلو محلوں میں اب مہاراجہ - ہم غریبوں کو دو کچھ دلاسا نہیں توڑو ہماری آسا - رے - ہائے - ہائے -

(سب کا جانا)

زبانی

پنگلا - ہائے رے بھگوان ہر ہر شنکر اجھ پاپن کی زندگی جلدی پوری کر دے دھرتی ماتا تو پھٹ جا تو میں تجھ میں سماؤں - ہائے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ نہیں ٹلتا ہے - اگر ایسا ہوتا - تو میں وریدا کو کبھی ساتھ لاتی -

مدھو وونتی - بائی صاحب ہم نے سنا ہے آپ نے کہ آپ کے باپ نے وریدا کے ناک کان کاٹ کے شہر بدر کر دیا ہے -

پنگلا - واسی اس میں کیا اس کو چاہئے - جیسی ہوا ہو تو اپنا کام تو

تمام ہوگیا۔

سب جوگی۔ الکھ۔

پنگلا۔ داسی دروازے پر کون الکھ پکارتا ہے۔ کیونکہ آواز تو مہاراج کی معلوم ہوتی ہے۔ ہر ہر شنکر کیا اتنی دیر میں بھیک دھارن کرکے آگئے۔

مدھو وونتی۔ بائی صاحب صبر کرو بہت کرکے مہاراج کی آواز نہیں آتی نہیں انکی آواز معلوم ہوتی۔

گانا

سب جوگی۔ دیکھا نہیں سنسار جگت میں۔ دیکھا نہیں کچھ سارا۔ موہ بسئے مطلب کا یارو۔ دیکھا نہیں کچھ سار۔ چودہ چوکڑی راج ملے پر ترکشا کا نہیں پار۔ بھوگ بھوگتے اندر پر ترپن نہیں لگار۔

زبانی

پنگلا۔ داسی مہاراج آئے۔ ہائے اب میں کیا کروں۔ اپنی کالی صورت کیونکر دکھاؤں۔

گورکھ۔ بچہ بھرتری اب جلدی مَیا کے بھکشا مانگ لے۔

بھرتری۔ بہت اچھا گرو مہاراج۔ مائی بھکشا دیدے۔

پنگلا۔ ہائے ہائے ہر بھگوان یہ مائی کس کو کہتے ہیں۔ اب بھی اگر سمجھکے بیٹھی رہونگی تو یہ وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ پھر کبھی نہ آئیگا۔ اس لئے ہمت کرکے ان کے پاس جاؤں اور کسی تدبیر سے ان کا بھیک اتروادوں۔ اے شنکر بھگوان میری مدد کر۔

بھرتری۔ اے پنگلا مائی بھکشا دیدے۔

پنگلا - ارے ارے مہاراج یہ آپ کیا کہتے ہو - مائی کسے کہتے ہو -

گانا

پنگلا - ہارے ہائے ہے کیا ستم کیا غضب نہیں جس کی حد نہ شمار ہے ستم مجھ پہ ٹوٹا ہائے ہائے ہوا ظلم کیسا ایکبار ہے - مانو عرض میری یہ مہاراج - کرو تم سخن نہ ایسے آج - میرے سوامی تم تو ہو سر کے تاج - کیا تم نے کیسا وچار ہے - نہیں ماں کا مجھ کو القاب دو - اپنی لونڈی کا مجھ کو خطاب دو - نہ عتاب یہ اے جناب دو - پنگلا حد سے اب شرمسار ہے - یہ تمہاری دل کنیز ہے - ہوئی خود سے گو بے تمیز ہے - اپنے عیبوں سے ناچیز ہے - دست بستہ عرض گزار ہے - ذرا ٹھہرو دل میں کچھ دھیر دھرو - بھیک راجہ جی یہ اُتار دو - اور قصور میرا بخشدو یہی میری دار و مدار ہے -

زبانی

پنگلا - اے میرے سرتاج میں نے آپ کے بڑے گناہ کیئے - اپنی عصمت بگاڑ کے باپ دادا کے نام کو بٹہ لگایا اور اپنا منہ کالا بنایا - مگر ایک عورت ذات بُرے کاموں میں اندھی ہوگئی تھی - سو مہاراج مجھ نالائق کا قصور معاف کردو - اور بھیک اُتار دو - سچ پوچھو تو یہ میرا قصور نہیں - مگر میرے نصیبہا نے مجھکو بھلایا - اور دریدا سنے فریب دیکر مجھکو پھنسایا -

گانا

پنگلا - ارے ارے مہاراج یہ آپ کیا کہتے ہو - مائی کسے کہتے ہو -

گانا

پنگلا - ہارے ہوا ہے کیا ستم کیا غضب نہیں جس کی حد نہ شمار ہے
ستم مجھ پہ ٹوٹا ہائے ہائے ہوا ظلم کیسا ایکبار ہے - مانو عرض
میری یہ مہاراج - کرو تم سخن نہ ایسے آج - میرے سوامی تم تو
ہو سر کے تاج - کیا تم نے کیسا وچار ہے - نہیں ماں کا مجھ
کو القاب دو - اپنی لونڈی کا مجھ کو خطاب دو - نہ عتاب
یہ اے جناب دو - پنگلا حد سے اب شرمسار ہے - یہ تمہاری
دل کنیز ہے - ہوئی خود سے گو بے تمیز ہے - اپنے عیبوں سے
ناچیز ہے - دست بستہ عرض گزار ہے - ذرا ٹھہرو دل ہر ...